MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ
زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ (ابوداود ص ۴۴۱)

رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں
اور ان پر جو قبروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔ اور ان پر جو قبروں پر چراغ جلاتے ہیں

زیارت القبور للنساء

مکمل مدلل قرآن حدیث کی روشنی میں

مستورات کیلئے بہترین تحفہ

مؤلف

حضرت مولانا مفتی رحمت اللہ امین صاحب

دار العلوم دیوبند پشاور
ہریانہ روڈ ٹیوب ویل کورونہ پشاور
0306-5909372

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ [illegible]

رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں
اور ان پر جو قبروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں اور ان پر جو قبروں پر چراغ جلاتے ہیں

زیارت القبور للنساء

مستورات کیلئے بہترین تحفہ

مؤلف

حضرت مولانا مفتی رحمت اللہ امین صاحب

دار العلوم دیوبند پشاور
ہریانہ روڈ نیوب ویل کورونہ پشاور
0306-5909372

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہرست

الاستفتاء والجواب	1	اور جب قبرستان میں شرکیات اور بدعات ہوں اس کے متعلق مولانا رشید احمدؒ اور ملا علی قاریؒ کا فتویٰ	10	مع ۲۸ کتابوں کے ساتھ پشتو حوالہ خیر محمد جالندھری	18 18
عورتوں کے قبرستان جانے کے متعلق دس احادیث	2	مجمع البحار میں لکھتے ہیں رشید احمد گنگوہی، شاہ محمد اسحاق	10 10	بروز عید عورتوں کا قبرستان جانا	19
اب احناف اور علمائے امۃ کے اقوال	4	مفتی اعظم مفتی عزیز الرحمٰن کا فتویٰ	11	دارالافتاء والارشاد کا فتویٰ	19
وکیل احناف ملا علی قاریؒ	4	مفتی ظفیر الدین کا فتویٰ	11	مولانا محمد عامر کا فتویٰ	20
علا. تنوجیؒ کا قول	5	مہتمم دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ	11	مولانا مفتی ارشاد اور مفتی نظام الدین شامزئی کا قول	20
اکیس کتابوں کے حوالے	5	مولانا مفتی محمد صالح بنوری ٹاؤن	11	قبرستان جانے کا مسنون طریقہ	21
ابراہیم حلبیؒ کا قول	5	صدر مفتی دارالعلوم دیوبند کا قول	12	قبرستان جانے کی دعاء	21
علامہ عینیؒ کا قول	5	فخر علمائے دیوبند کا فیصلہ	12	قبرستان جانے کا مقصد کیا ہے	22
علامہ ابن امیر الحاج حنفیؒ کا قول	5	خیر الرملی کی عبارت	12	ابن قیم الجوزیؒ سے	22
شاہ محمد اسحاق دہلویؒ کا قول	6	حکیم الامۃ مولانا اشرف علیؒ	13	مزارات جانے کے متعلق احمد رضاء خان بریلوی کا فتویٰ	23
علامہ ابن قیم الجوزی کا قول	6	مفتی عبدالرحیم لاجپوریؒ کا قول مفتی محمود	13 14	گیارہ بریلوی علماء کا فتویٰ	23
قاضی عیاضؒ کا فتویٰ	7	قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کا قول	14	رضاء خان برادران کے دوسرے پیشوا کا فتویٰ	24
شیخ احمد طحطاویؒ کا فتویٰ	7	مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانی کا قول	15	ڈاکٹر محمد عبدالحی لکھنو کا فتویٰ	24
شمس الائمہ سرخسیؒ کا فتویٰ	7	بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک	16	مولانا منہاج الدین مینائی کا قول	25
شیخ العرب والعجم کی تفصیل	7	اور مولانا سمیع الحق کا فتویٰ	16	طریقہ محمدی کا قول	25
شوافع کے نزدیک بھی مکروہ	8	شاہ انور شاہ کشمیریؒ کا قول	17	الناقد الرجال مولانا ظفر احمد عثمانی سرفراز خان صفدر کا فتویٰ	25 25
غنیۃ القاری شرح بخاری لطیفہ	8 9	استاذ العلماء اور خیر المدارس کے مفتیان کرام کا فتویٰ	17	نماز جنازہ کفن دفن کی بدعتیں	26
شاہ اسماعیل شہید کا فتویٰ	9	شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار کا قول	17		26

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ آج کل عورتیں بے پردہ اور زرق برق لباس کیساتھ مزارات پر جاتی ہیں اور وہان قسما قسم افعال کرتی ہیں مثلاً شمع جلانا، چراغ، اگر بتی وغیرہ جلانا نمک کھانا جھنڈے لگانا قبروں پر چاردیں ڈالنا اپنے آپ پر پتھر ملنا، سر جھکا نا منجاوروں سے پردہ نہ کرنا وغیرہ وغیرہ مفصل جواب عنایت فرمائے۔

الجواب حامد او مصلیا و مسلما

عورتوں کے مزارت جانے کے متعلق مولانا احمد رضاخان بریلوی لکھتے ہیں۔ غنیہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزار پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھوں کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائک لعنت کرتے رہتے ہیں سوائے روضۂ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآن عظیم نے اسے مغفرت ذنوب کا تریاق بتایا۔۔۔۔ بخلاف دیگر قبور ومزارات کہ وہان ایسی تاکیدیں مفقود اور احتمال مفسدہ موجود، اگر عزیزوں کی قبریں ہیں بے صبری کریں گی، اولیاء کے مزار ہیں تو محتمل ہے کہ بے تمیزی سے بے ادبی کرے یا جہالت سے تعظیم میں افراط جیسا کہ (سوال میں) معلوم ومشاہد ہے لہذا ان کیلئے طریقہ اسلم احتراز ہی ہے(ملفوظات مولانا احمد رضاخان صاحب ص۱۱۶ص۱۱۷حصۂ دوئم) بحوالہ فتاوی رحیمیہ ۲۱۳ج۲۔۔باقی سوال میں جتنے چیزیں مذکور ہیں سب ناجائز گناہ بدعت اور بعض شرک ہیں لہذا ہر مسلمان عورت کیلئے اس حرکت سے باز آنا چاہیے۔

اور پہلے گناھوں پر ندمت حسرت توبہ استغفار کرناضروری ہے قبرستان جانے کے متعلق احادیث اور اقوال علمائے کرام مکمل یہ ہے آپ خوب سنو اور پھر فیصلہ خود کرو۔

Scanned with CamScanner

عورتوں کے قبرستان جانے کے متعلق احادیث

علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے (ایک جنازہ پر عورتوں کو جاتے ہوئے دیکھا تو) فرمایا تم واپس لوٹ جاؤ تم کو کوئی ثواب نہیں، بلکہ گناہ ہے سنن کبری ص ۷۸ شمائل کبری ۲۱۹ ج ۱۰

۲ **حدیث دوم**: ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فاطمہؓ کو (راستہ میں دیکھا اور محلے میں کسی کا جنازہ گیا تھ) دیکھا تو پوچھا کہاں سے آرہی ہو، کیا اس آدمی کے جنازہ کے پیچھے (کھڑی) تھی، آپ نے پوچھا کیا اس جنازہ کیساتھ کدئی (قبرستان) گئی تھی تو جواب دیا نہیں کیسے یہ ہو سکتا ہے جب کہ اس کے متعلق آپ سے جو سنا ہے سو سنا ہے (یعنی سخت وعید سنا ہے پھر کیسے جنازہ کے ساتھ جاؤنگی) آپ نے فرمایا اگر تو اس کے جنازہ کے ساتھ قبرستان کدئی تک جاتی تو جنت دیکھ بھی نہیں سکتی تھی یہاں تک کہ تیرے باپ کے دادا دیکھتے۔ سنن کبری ۷۸ ابوداود ص ۴۴۵ حاکم ص ۳۷۳ عمدۃ القاری ۶۴ ج ۸ شمائل کبری ۲۲۰ ج ۱۰۔

تیسری حدیث:۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا عورتوں کو جنازہ میں جانے پر کوئی ثواب نہیں مجمع ۳۱ شمائل کبری ۲۲۰ ج ۱۰۔

چوتھی حدیث:۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول پاک ﷺ کیساتھ ایک جنازہ میں نکلے تو آپ نے کچھ عورتوں کو بھی دیکھا۔ آپ نے ان سے پوچھا کیا تم مردوں کو اٹھانے آئی ہو، کہا نہیں، آپ نے کہا دفن کرنے آئی ہو، کہا نہیں، آپ نے فرمایا چلی جاؤ بلا ثواب کے (یعنی آنیکا ذرا بھی ثواب نہیں ملا) مجمع الزوائد شمائل کبری ۲۲۰ ج ۱۰۔

پانچواں حدیث:۔ اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ایک جنازہ میں تشریف لائے کہ نماز جنازہ پڑھیں دیکھا تو ایک عورت (جنازہ کی طرف) آتی ہوئی نظر آئی، تو آپ نے بار بار فرمایا، اسے بھگاؤ اسے بھگاؤ یہاں تک کہ وہ عورت بھاگ گئی نظروں سے اوجھل

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہوگئی آپ نے جب دیکھ لیا کہ وہ اوجھل ہوگئی تب آپ تکبیر کہی مجمع الز وائد ۳۲ شمائل کبری ۲۲۰ ج ۱۰۔

چھٹا حدیث:۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں کہ میں آپ کیساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔

آپ نے نماز پڑھنے کاارادہ کیا، تو ایک عورت پر نظر پڑی پس آپ نے اسے بھگا دیا یہاں تک کہ وہ جب نہیں نظر آنے لگی تب آگے بڑھے اور چار تکبیریں ادا کی (مجمع الزوائد ۲۳ ج ۳ شمائل کبریٰ)۔

ساتواں حدیث:۔ یزید بن حبیب کہتے ہیں کہ آپ ایک آدمی کے جنازہ میں تشریف لے گئے جب اسے رکھا گیا تا کہ نماز پڑھیں تو آپ کی نگاہ ایک عورت پر پڑی آپ نے اس کے متعلق پوچھا یہ کون ہے کہا گیا یہ میت کی بہن ہے آپ نے اس سے کہا واپس چلی جاؤ اس وقت تک آپ نے جنازہ نہیں پڑھی جب کہ وہ نگاہوں سے چھپ نہ گئی۔

ایک دوسری عورت سے آپ نے فرمایا، واپس چلی جاؤ ورنہ میں چلا جاؤ نگا (عمدۃ القاری ۲۴ ج ۸)۔

آٹھواں حدیث:۔ امام مجاھد کہتے ہیں کہ آپ ایک جنازہ کیساتھ تھے آپ نے جنازہ کے پیچھے ایک عورت کو دیکھا تو آپ نے جنازہ کو رکنے کا حکم دیا، اور آپ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اس عورت کو واپس لوٹا دے، چنانچہ اس نے عورت کو واپس لوٹا دیا، یہاں تک کہ وہ عورت جب گھروں میں چھپ گئی (نظر نہ آنے لگی) تب آپ نے جنازہ کے چلنے کا حکم دیا (مصنف ابن عبدالرزاق ۴۵۶۔

نواں حدیث:۔ عن ابن عباس قال لعن رسول ﷺ زائرات القبور والمتخذین علیها المساجد والسُّرج (مشکوٰۃ ۷۱ ترمذی ۱۵ ابوداؤد ص ۴۶۱ نسائی ص ۲۲۲ ج ۱)۔

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ:۔ رسول ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدگاہ بنانے والوں پر اوران پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

دسواں حدیث:۔ عن ابی ھریرۃؓ ان رسول ﷺ لعن زوّرات القبور. رسول ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔ ترمذی ص۱۵۸ ج۱۔ ابن ماجہ ص۱۱۴ ج۱۔ مشکوۃ ص۱۵۴ ج۱ زاد المعاد ص۳۰۳ ج۲ (تلک عشرۃ کاملۃ)

تشریح :۔ یہ دس احادیث روز روشن کی طرح اس بات پر دال ہیں کہ عورتوں کا قبرستان جانا موجب لعنت ہے تو ہمارے پیارے بھائیوں یہ تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زمانے میں اتنی تاکید فرمائی ہے آج کل تو بے حیائی اور بے پردگی کا بازار گرم ہے اور خاص کر مزارات میں تو مردعورتوں کا میلا ہوتا ہے بعض مزارات میں مجاور کیساتھ رات بھی گزارتی ہیں تو آج کوئی مولوی کیسا فتوی دے سکتا ہے کہ عورتوں کا مزارات جانا جائز ہے بلکہ بے غیرتی اور دیوسی ہے تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنی عورتوں کو اس غلط حرکت سے منع کرے ورنہ وہ بھی اس گناہ میں اپنی عورتوں کیساتھ برابر شامل ہے۔

اب احناف اور علمائے امت کے اقوال بھی سنو

(۱) **ملا علی قاری وکیل احناف:** نے نووی کے حوالے سے زیارۃ القبور کے متعلق دوقول ذکر کئے ہیں لیکن اخر میں لکھتے ہیں قطع الا کثرون بالکر اھۃ ومنھم من قال لایکرہ اذا امنت الفتنۃ۔ کہ اکثر علماء نے مکروہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جب فتنہ سے امن ہو تو مکروہ نہیں (المرقات ۲۱۱ ج۴ کذافی ھامش مشکوۃ ۱۵۴ ج۱ وفتح الباری ۱۴۸ ۱۴۹ ج۳)۔

لیکن اج کل زیب وزینت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا شوق اور بے حیائی کا بازار گرم ہے اور فتنہ سے بچاؤ مشکل ہے لہذا اکثر علماء کے فیصلہ پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

۲) **علامہ قنوجی** نے اس مسئلہ کو تفصیل سے ذکر کیا ہے اور آخر میں لکھتے ہیں۔
الحاصل شارح ترمذی وصاحب شرح نور الا یضاح، وصاحب شرح برزخ ومصنف از قول
(۳) ابن عبدالبر وازکلام (۴) بخاری و (۵) امام نووی شارح، وعبدالرحیم طاہری حجتہ العلماء
وصاحب درالبحار وصاحب درالبحور وفتاوی رحمانی وتحفة الفقهاء و كنترل العباد
وحجة الاسلام وخلا صة الفتاوی ومسائل الاموات و کفا یه شعبی وتاتار خانیه
وابراهیم شاهی ومجالس الابرار ونصاب الا حتساب ومالا بدمنه بخوبی واضح گشت
کہ زیارت قبورزنان راحرام ومکروہ است بقول اصح۔ تفہیم المسائل ص۱۲۰ طبع محمدی لاہور۔
یعنی ان مذکورہ اکیس ۲۱ کتابوں کے حوالے سے بخوبی یہ بات واضح ہوئی کہ عورتوں کیلئے
قبروں کی زیارت صحیح تر قول کے مطابق حرام اور مکروہ ہے دیکھو بھائی **فقہ اور حدیث** کی
معتبر اکیس ۲۱ کتابیں یہ بات بتارہی ہیں کہ عورتوں کیلئے قبرستان جانا حرام ہے اب خود سوچ
بھی کرو۔

(۲۴) ابراهیم حلبی نے شرح منیته المصلی میں لکھا ھے۔
ویستحب زیارة القبور للرجال وتکره للنسا ء (کبیری ص۴۹۸) زیارت قبور مردوں
کیلئے مستحب اور عورتوں کیلئے مکروہ ہے۔

۲۵) **علامہ عینی** فرماتے ہیں۔ وحاصل الكلام من هذا كله ان زيارة القبور
مكر وهة اللنساء بل حرام فی هذا الزمان (عینی شرح بخاری ص۷۰ ج۸) حاصل کلام
اس تمام بحث کا یہ ہے کہ عورتوں کیلئے زیارت قبور مکروہ بلکہ اس موجودہ وقت میں حرام ہے۔

۲٦ علامہ ابن امیرالحاج حنبلی: نے پہلے علماء کا اختلاف نقل کیا ہے کہ
ایک قول منع کا ہے اور دوسرا قول جواز کا ہے بشرطیکہ حفاظت اور پردے کیساتھ ہو اور تیسرا
قول بوڑھی اور جوان عورت میں فرق کا ہے پھر اس کے بعد لکھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

واعلم ان الختلاف المذکور بین العلماء انما ھو فی نساء ذالک الزمان علی ما یعلم من عادتھن فی اتباع کما تقدم اماخرو جھن فی ھذا الزمان فمعاذاللہ ان یقول احدمن العلماء اومن لہ مروت اورغیرۃ فی الدین بجواز ذالک فان وقعت ضرورۃ للخروج فلیکن ذلک علی مایعلم فی الشرع من الستر کما تقدم لاعلی مایعلم من عادتھن الذ میمۃ فی ھذا(المدخل ۱۴۵)۔

ترجمہ اور جان لو کہ مذکورہ اختلاف علماء کے درمیان یہ اس (پہلے) زمانے کی عورتوں کے بارے میں ہے کہ ان کی عادت تھی شریعت کی اتباع میں جیسے کہ پہلے ذکر ہوا اور جو نکلنا ہے عورتوں کا اس زمانے میں تو معاذ اللہ کہ قول کرے جواز کا علماء میں کوئی یا جس کیلئے مروت اور غیرت ہو دین کی ، اور اگر نکلنے کی ضرورت پیش آئے تو پردے کے معلوم طریقہ سے نکلے جیسے پہلے ذکر ہوا ہے نہ اس طریقہ پر کہ جو معلوم ہے بری عادت میں سے عورتوں کے نکلے کے۔

۲۷۔ مشھو عالم شاہ محمداسحاق دھلوی فرماتے ھیں۔

وزنان رازیارۃ قبور بقول اصح مکروہ تحریمی است چنانچہ در مستملی مرقوم است ویستحب زیادۃ القبور للر جال وتکرہ للنساء عورتوں کیلئے زیارت قبور بنابر اصح قول مکروہ تحریمی ہے جیسے کہ مستملی میں لکھا ہے کہ زیارۃ قبور مردوں کیلئے مستحب اور عورتوں کیلئے مکروہ ہے۔

۲۸ علامہ ابن قیم الجوزی المتوفی ۶۹۱ھ فرماتے ھیں

نھی رسول ﷺ عن اتخاذالقبور مساجد، وایقا دا لسرج علیھا واشتد نھیہ فی ذالک حتی لعن فاعلہ ونھی عن الصلاۃ الی القبور، ونھی امتہ ان یتخذوا قبرہ عیدا ولعن زوّارات القبور (زادالمعاد جدید ایک جلد میں ص ۱۹۰)۔اور نبی اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو قبرستان کو جاتی ہیں اختصار کی وجہ صرف اخری جملہ کی ترجمہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کی گئی)

۲۹ قاضی عیاضؒ کا قول

نصاب الا حساب میں لکھا ہے کہ قاضی غیاضؒ سے پوچھا گیا کہ عورتوں کے قبرستان جانا کیسے ہے اور اس کی خرابی وقباحت کے متعلق ان سے پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا اے سائل مت پوچھ اس کے جواز وفساد سے بلکہ اس گناہ کی مقدار سے پوچھ جو اس عورت کو لاحق ہوتی ہے لعنت سے اور سمجھ لے کہ جب عورت ارادہ کرتی ہے قبرستان کی طرف نکلنے کا تو اس پر لعنت ہوتی ہے اللہ اور ملائک کے اور ہر طرف اس کے شیاطین لگ جاتے ہیں اور جب قبر پر آتی ہے تو اس پر روح میت لعنت کرتی ہے اور جب پھرتی ہے واپس تو اس پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے یہاں تک کہ واپس پہنچ جاتی ہے۔

۳۰ اور شیخ احمد طحطاوی نے شرح مراقی الفلاح میں بھی لکھا ہے وسئل القاضی

عن جواز خروج النساء الی المقابر فقال لا تسائل عن الجواز والفسا د فی مثل هذا وانماتسئل عن مقدار ما یلحقها من اللعن فیه واعلم با نها کلما قصدت الخروج کانت فی لعنته الله وملائکته واذاخرجت تحفها الشیاطین من کل جانب واذازارت القبور تلعنها روح ا لمیت واذارجعت کانت فی لعنته لله (کذافی الشرح عن التا تار خانیه ۳۶۲ (ترجمہ بالا رس عبادت کی ہے) (۳۱ مجالس الابرار میں بھی یہ قول موجود ہے ۳۳۶۔

۳۲:۔ شمش الائمہ سرخسیؒ المتوفی ۴۸۴ھ نے شرح سیر کبیر ۱۵۹ میں

لکھا ہے۔ یمنع النساء من زیاده القبور. عورتوں کو زیارت قبور سے منع کیا جائے۔

۳۳:۔ شیخ العرب والعجم شیخ القرآن کی تفصیل

شیخ القرآن نے گیارہ کتابوں کے حوالوں سے یہ مسئلہ واضح کی ہے کہ عورتوں کیلئے قبرستان جانا منع ہے اس لیے کہ زیارت قبور کے بہانے سے فحاشی اور بے حیائی پھیلتی ہے کتابیں یہ ہیں عینی، حاشیہ، نسائی، مدخل، شامی، کبیری، طحطاوی نصاب الا حساب، مجالس الا برار، مواهب لدنیہ، زرقانی، شرح سیر کبیر۔ شیخ القرآن ابتداء میں لکھتے ہیں۔ الجواب عورتوں کی زیارت قبور

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بعیدہ کے جواز کا حج پر قیاس کرنا قیاس فی العبادۃ ہے یہ قیاس اب تک کسی امام مجتھد نے نہیں کیا تھا زیارت قبور مردوں کیلئے بالا تفاق جائز اور سنت ہے مگر عورتوں کیلئے اکثر علماء کے نزدیک ناجائز ہے (آگے حدیث ابن عباس نقل کر کے لکھتے ہیں) تو حدیث میں ان عورتوں کو ملعون کہا گیا ہے جو زیارت قبور کو جاتی ہیں تو کیا لعنت کا کام بھی جائز ہوتا ہے پھر آگے حوالے مع عبارات لکھ کر فرماتے ہیں۔

۳۴:۔اور شوافع کے نزدیک بھی مکرہ ھے

کمافی المواهب اللدنیه لشهاب الدین ابی الغباس المتوفی ۹۲۳ھ (۳۵) و شاحها لعبد الباقی الزرقانی المتوفی ۱۲۲ ھ وفی اللنساء خلاف الا شهی فی مذهب الشافعی الکراهة۔ زرقانی ۳۴۲ج ۸ دیکھو الانتصار لسنۃ سید الابرار ۶۵ تا ۶۷ بحث کی آخر میں شیخ القرآن فرماتے ہیں۔ اور جو فحاشی اور بے حیائی آج کل قبور پر ہوتی ہے وہ سنیما اور کلبوں میں کہاں؟ البتہ فساق نے ڈانس اور کلب وسنیما بنائے اور پیران ضلالت وعلماء سوء نے اپنی ڈانس مسجدوں اور خانقاہوں میں ناچنا بنالیا۔ اور عرس کے نام پر عورتوں اور مردوں کا اختلاط کر کے شہوت پرستی کا ذریعہ بنالیا۔ فرق ہے تو صرف اتنا کے فساق اپنے فسق کو دین نہیں سمجھتے اور علماء سوء اس کو دین سمجھتے ہیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبوق. الا نتصار لسنة سید الابرار ۶۷۔

۳۶:۔ غنیۃ القاری شرح بخاری میں لکھتے ھیں

شیخ عبدالخالق فرماتے ہیں۔ لکن لفساد الزمان وکثرة الفتن زیارت القبودلهن مکروهة بل هي حرام للنساء زماننا (ص ۳۷۱ ج ۱) لیکن زمانے کے فساد کی وجہ سے اور فتنوں کی کثرت کی وجہ سے زیارت قبور عورتوں کیلئے مکروہ ہے بلکہ ہمارے زمانے میں عورتوں کیلئے حرام ہے۔

فائد: بھائی اب سوچ کرو کہ اتنے علماء اس عمل کو حرام سمجھتے ہیں کیونکہ نبی اکرم نے ایسی

Scanned with CamScanner

عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (**لطیفہ**) ملا عبد المومن حنفی دہلوی جو مشہور ہے ملا دو پیازہ سے اپنی کتاب بنام النامہ میں بعض الفاظ کے عجیب وغریب معنی لکھتے ہیں الباوشاہ کا ھل زمان الو زیر ھد ف تیر ے بے چار گان: النواب مجموعۃ تغافل: البیگم: فساد در پر دہ: الکوتوال (کوتوال) نمونہ ملک الموت، القاضی میخ درگل المفتی نوشت ہر چہ گفتی، الزیارت بھانہ گاہ فسق المنجو رگس بے حیاء: کذافی نذھۃ الخواطر ص ۱۷۱ ج۶.

تو قبروں کی زیارت کا معنی لکھتے ہیں کہ زیارت کا معنی آج کل ہے گناہ کے بہانوں کی جگہ، اور بیگم کا معنی فساد پردہ میں اور منجور کا معنی لکھی بے حیا۔اب یہ بتاؤ کہ جو فساد در پر دہ ہو اس کا جانا مگس بے حیا کے پاس اور وہاں رات گذانا اور منجاور کے ہاتھ اپنے اعضاء پر پھرانا کیا یہ بے دینی نہیں؟ انا اللہ وانا الیہ راجعون.

۳۷ شاہ اسماعیل شہید کا فتوی

تقویۃ الایمان مع تذکرۃ الاخوان ص۶۱۱-۶۱۲ میں فرماتے ہیں حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا اللہ پاک نے قبروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت کی (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

معلوم ہوا کہ عورتوں کو قبر کے پاس قبر کی زیارت کے واسطے جانا حرام ہے (آگے عطاء بن یسار کی حدیث لکھتے ہیں اور پھر ترجمہ کر کے کہتے ہیں) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ میری قبر کو بت مت بنانا کہ اسے پوجا جائے اس قوم پر اللہ کا غصہ بھڑک اٹھا جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا (مالک درموطا)

یعنی مسجدوں میں نماز پڑھنا اور اعتکاف کرنا باعث ثواب ہے بلکہ مسجد اسی واسطے ہے کہ اس میں جھاڑو دی جائے فرش بچھایا جائے لوگوں کے آرام کیلئے پانی کے برتن رکھے جائیں اس کی عمارت اچھی بنوائی جائے اور اس میں چراغ جلایا جائے ان تمام کاموں کا ثواب ہے پہلے لوگ اپنے نبیوں کی قبروں پر وہ کام کرتے تھے جو مسجدوں کیلئے چاہیں۔ آخر ان پر قہر

Scanned with CamScanner

الٰہی نازل ہوا اور وہ درگاہ خداوندی سے راندے گئے کیونکہ ان کاموں سے قبر قبر نہیں رہتی بت بن جاتی ہے اسی لیے آپ نے اللہ سے دعاء مانگی کہ میری قبر کو بت نہ بنتے دینا۔

معلوم ہوا کہ کسی قبر پر وہ کام کرنا جو مسجدوں کیساتھ مخصوص ہیں اور ان کاموں کے کرنے پر خدا کا غصہ بھڑکتا ہے ۔ پھر وہ قبر بت بن جاتی ہے جس طرح ابراھیم حضرت اسماعیلؑ اورلات وغیرہ کی تصویریں اور قبریں لوگوں کے پوجنے کی وجہ سے بت بن گئی تھیں جنہیں آپ ﷺ نے مکہ کی فتح کے بعد مٹاڈالا۔تقویۃ الایمان۔

اور جب قبرستان میں شرکیات اور بدعت کرتی ھیں تو کون اجازت دیگا

آج کل یہ مشاھدہ ہے کہ عورتیں مزاراتوں میں مختلف شرکیات وبد عات کرتی ہیں اوریقیناً کرتی ہیں اگرکس کو شک ہوتو مزارت کے پاس شک دور کرنے کیلئے تشریف لے جائے تو خود دیکھ سکتے ہیں کہ وہاں ان سے مدد مانگتی ہیں اولاد مانگتی ہیں کہتی ہیں اے بابا آئی ہوں میرا یہ کام ضرور کرو، میری مشکلات حل کرنا، ان سے طواف کرنا بوسہ دینا، وہاں نذریں چڑھنا جھنڈے لگانا،جھکنا،سجدے کرنا وہ متصرف فی الامور سمجھنا وغیرہ وغیرہ۔

۳۸:۔اس کے متعلق رشیداحمدگنگوھی فرماتے ھیں

طواف قبور اولیاء اللہ کا حرام ہے سوائے بیت اللہ کے کسی کا طواف درست نہیں ملاعلی قاریؒ شرح مناسک میں فرماتے ہیں ، ولایطوف ای یدورحول البقعة الشریفة لان الطواف من مختصات الکعبة المنیفة فیحرم حول قبور الا نبیاء والا ولیاء ولا عبرة بما یفعله الجهلة ولو کا نوافی صورة المشائخ والعلماء انتهی ، وفی اطراح لوطاف حول مسجدسوی الکعبة یخش علیه الکفر کذافی فتاوی رشیدیه۱۲۸ .

۳۹ مولانا محمد اسحاق محدث دھلوی فرماتے ھیں:۔

استعانت واستمداد اہل قبور بہر نہج کہ باشد جائز نیست۔

۴۰:۔ صاحب مجمع البحار میں فرماتے ھیں

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃالاشاعت ڈاٹ کام

من قصد لزیارة قبورالانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبور هم وید عواعندها ویسلهم الحوائج فهذالا یجوزعنداحدمن علماء المسلمین فان العبادة وطلب الحوائیج والا ستعانت حق الله وحده.

وفی الحدیث عن ابن عباس قال کنت خلف رسول الله یوما فقال یا غلام احفظ الله یحفظک احفظ الله تجده تجاهک واذاسالت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن باالله واعلم ان الامۃ لواجتمعت علی ان ینفعو ک بشئ لم بنفعع ک الا بشی قدکتبه الله لک الحدیث (رواہ احمد وترمذی کذافی مشکوۃ)

۴۱:۔ مفتی اعظم عارف باللہ مفتی عزیز الرحمن(۴۲) مفتی ظفیر الدین(۴۳) اور قاری محمدطیب مھتمم دارالعلوم دیو بند کا فیصلہ۔

عنوان باندھتے ہیں:۔ مستورات کا قبروں پر نہ جانا ہی بہتر ہے (آگے سوال ہے) سوال جو شخص مستورات کو اپنے ہمراہ قبرستان میں لے جا کر زیارت قبور کروائے اس کیلئے کیا حکم ہے۔

الجواب: صحیح بات یہی ہے کہ عورتوں کو قبرستان پر نہ جانا چاہیے کیونکہ ان میں صبر کم ہوتا ہے وہ وہاں جزع وفزع کریں گی۔باقی اس میں اختلاف ہے۔ راجح یہی ہے کہ عورت زیارت قبور کونہ جاوی۔ فتاوی دارلعلوم دیو بند۲۸۳ج۵ ۲۹۲ج۵۔

٤٤:۔ مولانا مفتی محمد صالح رفیق دارلافتاء جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کا قول مولانا مذکور فتاوی دارالعلوم کی حاشیہ یعنی تخر تج میں فرماتے ہیں۔ اوبزیادت القبور ولوللنساء لحدیث کنت نهیتکم عن زیارة القبور الا فزروها(درمختار) قوله ولوللنساء وقیل تحرم علیهن والا صح ان الرخصة ثابتة لهن(بحر) وجزم فی شرح المنیة با لکراهة الخ فلا بانس اذاکن عجائز ویکره اذاکن شواب کحضور الجماعة فی المساجد ردالمحتارباب صلاة الجنائز مطلب فی زیارة القبور ۸۴۳

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ج ا. فتاوی دارالعلوم دیو بند ۲۸۳ ۲۹۲ ج ۵۔

۴۵:۔ صدر مفتی دارالعلوم دیو بند کاقول

سوال: مزارات پر عورتوں کا جانا وہاں منتیں مانگنا اور وہاں سے واپس آکر تبرک تقسیم کرنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ حامداومصلیا۔اولیا اللہ کے مزارات پر جا کر مرادیں اور منتیں مانگنا حرام ہے جیسا کہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں تصریح موجودہ ہے فقط فتاوی محمودیہ ۱۹۶ ج ۱

۴۶:۔ فخر علمائے دیو بند فقیہ العصر مفتی رشید احمد لدھیانوی کا فتوی

احسن الفتاوی میں مفتی صاحب سے کسے نے پوچھا ہے کہ) عورں کیلئے قبرستان میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

تو مولانا صاحب نے یہ جواب دیا ہے: الجواب ومنہ الصدق والصواب

جائز نہیں، حدیث میں ایسی عورت پر لعنت وارد ہوئی ہے خصوصا اس زمانہ میں خرافات پر نظر کرتے ہوئے کسی حالت میں بھی اجازت کی گنجائش نہیں سدا للذرائع وحسما للمادۃ کلیۃ منع کرنا ضروری ھے قال الخیر الرملی ان کان ذالک لتجد ید الحزن والبکاء والندب علی ماجرت بہ عادتھن فلا تجوز علیہ حمل حدیث: لعن اللہ زئرات القبور وان کان للاعتبار و التّرحّم من غیر بکاء. والتبرک بزیارت قبور الصالحین فلا باس اذاکن عجا ئز ویکرہ اذاکن شواب کحضور الجماعۃ المساجد وھوتوفیق حسن ردالمحتا ر ۸۴۳ ج ا....ویعضد ہ المعنی الحادث باختلاف الزمان الذی اشارت الیہ عائشۃ رضی بقو لھا لوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای ماحدث النساء بعدہ لمنعھن کمامنعت نساء بنی اسرئیل وھذافی نساء زمانھا فما ظنک بنساء زما ننا. احسن الفتاوی ۱۹۶ ج ۴.

یہ ہے فقیہ العصر کا فتوی اب اگر اپ دیو بندی ہے تو اپنے بڑوں کے مانو اور یہ عورتیں اس

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فساد وفتنہ کے زمانہ میں مزارات سے منع کرو اور اللہ اپکو اجر دیگا اور اگر آپ بریلوی ہو تو رسالہ کی ابتداء میں اپکا امیر احمد رضا خان بریلوی کا فتوی موجود ہے تو اس پر عمل کر کے زنان کو مزارات سے منع کرو اور اگر اپ کہتے ہیں کہ میں نہ دیو بندی ہو اور نہ بریلوی بلکہ صرف حنفی ہوں یا شافعی ہوں تو دونوں کی کتابوں کی عبارات اس رسالہ میں بکثرت موجود ہیں اس پر عمل کر کے عورتوں کو مجاور کے ہاتھ سے نکالو اور نذر لغیر اللہ سے ان کو منع کرو، بھائی یہ صرف ایک درخواست ہے باقی من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔

۴۷:۔ اب حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی کا فتوی

بہشتی زیور حصہ اول ۶۱ طبعہ لاہور:۔ میں فرماتے ہیں بدعتوں اور بری رسموں اور بری باتوں کا بیان: قبروں پر دھوم دھام سے میلا کرنا، چراغ جلانا، عورتوں کا وہاں جانا، چادریں ڈالنا، پختہ قبریں بنانا بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا، تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا خاک ملنا طواف اور سجدہ کرنا قبروں کے طرف نماز پڑھنا مٹھائی چاول گلگلے وغیرہ چڑھانا الخ۔ **کنزل العمال میں مستقل باب ہے: منع النساء من زیارة القبور** ص ۲۷۴ ج ۱۵
(اس طرح ۱۱۷ میں فرماتے ہیں) عورتوں کا قبروں پر جانا گوفی نفسہ مشروع ہے مگر عوارض خارجیہ کی وجہ سے غیر مشروع ہے جیسا کہ مساجد میں جانا اور جماعتوں میں شریک ہونا بلکہ مقابر بر جانے میں مفاسد زیادہ ہیں کیونکہ عموما مقابر جنگلوں میں ہوتے جہاں ناموس کا زیادہ خطرہ ہے (بہشتی زیور)۔

۴۸:۔ مفتی عبدالرحیم لاجپوری الدیوبندی کا قول

فتاوی رحیمیہ میں سوال جواب ہے: عرض: حضور اجمیری شریف میں خواجہ صاحب کے مزر پر عورتوں کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ارشاد:۔ غنیۃ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزار پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھوں کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

طرف سے جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں الخ فتاوی رحیمیہ ۲۱۳ ج ۲ اور یہ فتویٰ احمد رضاء خان صاحب کا بھی ہے تو بریلوی حضرات بھی اس پر عمل کرے

اس طرح مفتی عبدالرحیم صاحب ۸۹ ج ۲۔ میں فرماتے ہیں عورتوں کر مزار پر جانے کی ممانعت اور مردوں کو خاص عرس کے موقع پر نہ جانے کی ہدایت کی وجہ اعتقادی اور عملی خرابی ہے۔

۴۹ مولانا مفتی محمود بانی جمعیت علمائے اسلام کا فتوی

مولانا مفتی محمود ایک فارسی سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: اختلاط زنان و مردان نہایت قبیح امراست چون زنان رادر مسجد برائے نماز رفتن جائز نیست پس درمقابر رفتن مخلوط بامردان چگو نہ جائز باشد درمنحتہ الخا لق خاشیئہ بحرالرائق ج ۲ صفحہ ۱۹۵ علامہ شامی سے نو یسند قال الخیر الرملی ان کا ن ذالک لتجد یدالخرن والبکا والندب علی ماجر ت بہ عادتہن فلا تجوزا لخ (باقی عبارت ۴۶ نمبر فتوی میں دیکھو آخر میں مفتی صاحب فرماتے ہیں) بالخصوص این رقص کردن و آواز بلند کردن درحرمت این ہیچ شبہ نیست آواز زن ہم عورت است۔ لہذا اذین عمل اجتناب کردن و دیگران رامنع کردن برمسلین واجب است (فتویٰ مفتی محمود ص ۱۰۰ ج ۳) یہ ہے امیر جمعیت علمائے اسلام کا فتویٰ تو سارے مامور ینو کو یہ درخواست ہے کہ اپنے امیر کا فتویٰ پرعمل کر کے زنان کو مزارات سے منع کرے اور اولیاء کے قبور گناہوں کا مرکز نہ بنائے۔

۵۱: قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبند المتوفی ۱۲۲۵ھ کا قول قاضی ثناء اللہ جس کو شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے بیہقی وقت کا لقب دیا تھا وہ فرماتے ہیں: زیارت قبور مردان راجائز است نہ زنان را، یعنی زیارت قبور مردوں کے لیے جائز ہے عورتوں کے لیے جائز نہیں (مالابدمنہ ص ۶۹) (ایک جگہ فرماتے ہیں) آنچہ برقبوراولیاء عمارتھائے رفیع بنامی

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کنند وچراغان روشن می کنند وازین قبیل ہر چہ می کنند حرام است یا مکروہ ۶۷ (آگے فرماتے ہیں) سجدہ کردن بسوئے قبور انبیاء اولیاء وطواف گرد قبور کردن ودعاء ازانہا خوستن ونذر برائے آنہا قبول کردن حرام است بلکہ چیز ہا ازان بکفری می رساند پیغمبر ﷺ برآنہا لعنت گفتہ وازان منع فرمودند وگفتہ قبرمرا بت نہ کنند (مالابدمنہ) ترجمہ " اور یہ جو اولیاء اللہ کی قبروں پر اونچی اونچی عمارتیں بناتے ہیں چراغان کرتے ہیں اور اسی قسم کے اور کام جو کرتے ہیں یہ سب حرام ہیں۔ اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنا قبروں کے گرد طواف کرنا ان سے دعاء مانگنا ان کیلئے نذر قبول کرنا حرام ہے بلکہ ان میں سے بہت سی چیزیں کفر تک پہنچا دیتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لعنت فرمائی اور ان سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میری قبر کو بت نہ بنالینا۔

۵۱: مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی کا قول

آپ کے مسائل اور انکا حل میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:۔ عورتوں کا قبروں پر جانا واقعی اختلافی مسئلہ ہے اکثر اہل علم تو حرام یا مکروہ تحریمی کہتے ہیں اور کچھ حضرات اسکی اجازت دیتے ہیں یہ اختلاف یوں پیدا ہوا کہ ایک زمانے میں قبروں پر جانا سب کو منع تھا۔ مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی بعد میں حضور پرُ نور ﷺ نے اس کی اجازت دیدی اور فرمایا کی زیارت کیا کرو وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

جو حضرات عورتوں کے قبروں پر جانے کو جائز رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ اجازت جو آنخضرت ﷺ نے دی مردوں اور عورتوں سب کو شامل ہے۔

اور جو حضرات اسے ناجائز کہتے ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ آنخضرت ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی جو قبروں کی زیارت کیلئے جائیں، لہذا قبروں پر جانا ان کیلئے ممنوع اور موجب لعنت ہوگا۔ یہ حضرات یہ بھی فرماتے ہیں کہ عورتیں ایک تو شرعی مسائل سے کم واقف ہوتی ہیں دوسرے ان میں صبر حوصلہ اور ضبط کم ہوتا ہے اس لئے ان کے حق میں غالب اندیشہ یہی ہے کہ یہ وہاں جا کر جزع فزع کریں گی یا کوئی بدعت کھڑی کریں گی۔ شاید اسی

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اندیشہ کی بناء پر آنحضرت ﷺ نے ان کے قبروں پر جانے کو موجب لعنت فرمایا اور اختلاف بھی اس صورت میں ہے کہ عورتیں قبروں پر جا کر کسی بدعت کا ارتکاب نہ کرتی ہوں ورنہ کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں ہے۔

آج کل عورتیں بزرگوں کے مزارات پر جا کر جو کچھ کرتی ہیں اسے دیکھ کر یقین آجاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مزاروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت کیوں فرمائی ہے (آپکے مسائل ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵ ج ۳۔)

اگر آپ زیادہ تفصیل چاہتے ہیں تو اختلاف امت اور صراط مستقیم ۵۹ تا ۷۶ مطالعہ کیا کرو یہ بھی مولانا مذکور کی کتاب ہے۔

۵۲: بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک شیخ عبد الحق اور دیگر مفتیان کرام حقانیہ کا فتوی

فتاوی حقانیہ میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: عورتوں کیلئے زیارت قبور کا حکم مذہب مفتی بہ کے مطابق عدم جواز کا ہے۔ دراصل اس مسئلہ میں دو حدیثیں ہمارے سامنے ہیں ایک وہ روایت ہے جو حضرت ابن عباس سے منقول ہے **قال لعن رسول الله ﷺ زائرات القبور** (الحدیث) حضور ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو قبروں پر جاتی ہیں دوسری حدیث وہ ہے جو سنن ابوداؤد وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہے جس سے عام رخصت ثابت ہوتی ہے اور وہ حدیث یہ ہے۔

کنت نہیتکم عن زیارت القبور الا فزوروها لانها تذکرة الاخرة (الحدیث)

مجوزین حضرات فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباس سے جو لعن ثابت ہوتا ہے وہ اس وقت کا حکم ہے جبکہ زیارت القبور سے حضور ﷺ نہی فرمائی تھی اور جب نہی منسوخ ہوگئی تو خواتین کو رخصت مل گئی جیسی کہ مردوں کو حاصل تھی۔ اور مانعین فرماتے ہیں کہ خواتین کے حق میں نہی اب تک باقی ہے بوجہ ان سے قلت صبر اور کثرت جزع کے، اور یہی وجہ ہے کہ خاص کر حدیث میں ان کا ذکر ہوا چنانچہ فتح، ابوداؤد حاشیہ ابوداؤد میں ہے۔

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وقیل کان ذالک حین النهی ثم اذن لهن حین نسخ النهی وقیل بقین تحت النهی لقلة صبر هن و کثرة جزعهن وهو الاقرب الی تخصیصهن بالذکر(آگے شیخ الحدیث صاحب ملا علی قاری اور شاہ محمد اسحاق ، مظاہر حق ، نصاب الاحتساب اور قاضی ثناء اللہ کی عبارتیں نقل کر کے آخر میں فرماتے ہیں) علماء کی تحقیقات اور روایات مشتمل بروعیدات کے پیش نظر آجکل کے پُرفتن دور میں جہاں ہر طرف سے مستورات کی عصمت دری کیلئے شیطانی دروازے کھلے ہیں اس بناء پر فتوی اس پر ہے کہ عورتوں کیلئے زیارت قبور کے واسطے جانا جائز نہیں بلکہ حرام ہے فتاوی حقانیہ۱۰۳ج۲ تا۱۰۵ج۲

۵۳ :اور یہ بالافتوی مولانا سمیع الحق مہتمم واستاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ کا بھی ہے۔
تو میں سارے فاضلان حقانیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ بسر ممبر اس مسئلہ کو بیان کر کے عورتوں کی حیاء و ابرو کے خیال کر کے مزارات سے زنان منع فرمائے۔

۵٤ :۔شاہ انور شاہ کشمیری کا قول بھی سنو

فرماتے ہیں قطع الا کثرون بالکراهة ومنهم من قال لایکره اذاامنت الفتنة:فتح الباری۱۴۸ج۳ یعنی اکثر علماء نے مکروہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جب فتنہ سے امن ہو تو مکروہ نہیں ہے (بھائی لیکن آج کل فتنہ سے بچاؤ بہت مشکل ہے لہذا اکثر علماء کے فیصلہ پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کا جانا جائز نہیں۔

۵۵:۔ استاذی وشیخی شیخ القرآن والحدیث مولانا عبد الجبار کا بیان

فرماتے ہیں: یہ بھی ایک طریقہ مقرر اور مشہور ہوا ہے کہ میت کے دفن کرنے کے بعد دوسرے تیسرے دن بغیر کسی ضرورت وحاجت کے میت کی رشتہ دار عورتیں اور اس کیساتھ پڑوس وغیرہ کی عورتیں قبرستان جاتی ہیں اور کبھی اتنی عورتیں جمع ہوجاتی ہیں کہ بہت بڑا مجمع ہو جاتا ہے اور اس عمل کو بے حد ضروری سمجھتی ہیں تو میں اپنا ذمہ پورا کرتے ہوئے اس پر بھی کچھ لکھتا ہوں (پھر شیخ نے بے شمار کتابوں کے حوالے مع عبارات اپنی کتاب میں لکھی ہیں)

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مثلا ابن ماجہ، مشکوۃ، ترمذی، مرقات، فتح الباری، تفہیم المسائل، عینی، حجۃ الاسلام، خلاصۃ الفتاوی، کفایہ، تاتار خانیہ مجالس الابرار، مدخل غنیۃ القاری، انتصار، زادالمعاد، ابوداود، نسائی نزھۃ الخواطر، ریاض الصالحین وغیرہ یہ سب ۲۸ کتاب ہوگئی باقی زیادہ تفصیل کیلئے ردبدعات ۱۹۱ تا ۱۹۸ دیکھو۔

۵۶ آخر میں ایک پشتو حوالہ بھی دیکھو

مولوی عطاء اللہ الافغانی الحنفی النقشبندی اپنی کتاب مسمی بنام دامام اعظم ابو حنیفہ دلیلونہ پہ عقائد وکښں فرماتے ھیں. دبت پر ستی شروع قبر پرستئ نہ شوی دہ (الی قولہ) زیارت غیرشرعی دادے چہ کلہ مصیبت اوتکلیف اویامرض اوتنگی اویا غم اوقرض داری پہ انسان راشی اوپہ علم اسباب کښں دټولو اسبابو او ذرائع څخہ نا امیدہ شی او ډاکتران اوہم دوایانی جواب ورکی اوالله پاک ھم پہ دہ باندی مصیبت اوتکلیف اومرض او تنگسیارا ولی نوپدے حال کښں پہ زیارتو نو او قبرونو گرځی او (۱) دائی عقیدہ وی چہ پہ مسجد کښں د دعا کو لو څخہ ددی قبر و نو سرہ دعا قبولہ دہ (۲) اویائے عقیدہ وی چہ د دہ پہ حق اوحرمت اوجاہ او خاطر سرہ دعا کوم داځما حاجت بہ پورہ شی (۳) اویائی داعقیدہ وی چہ ددے قبر خاوند تہ وائم چہ ځما شفا زش دخدائی پہ حضور کښں وکی (۴) یائی داعقیدہ وی چہ داولی یانبی صلی اللہ علیہ وسلم یا شیخ یا شھید ئے پہ خپل تصرف سرہ ځما مشکلات لری کوی یا مرض او تکلیف لری کوی اویا تنگی پہ فراخی بدلوی اویا بہ خوی اولور راکی (۵) اویا داولی دفلانی مرض ذمہ وار دے (۶) داد دہ کرامت دے چہ مصیبت کښں رارسیگی ځما عرضونہ او شکایتونہ او فریادونہ اوری اوپہ وخت دمصیبت کښں ځما مد دکوی (۷) بیا د دے زیارت دپارہ نذرھم منی اوسجدہ ھم ورتہ کوی، اوپہ قبر باندے لاسونہ گدی او گیردچا پیرہ طواف ھم تر کوی اوپہ قبرباندی غلاف ھم اچوی اوچراغ او شمع ھم پر بلوی نوداقسم زیارت کول دشریعت نہ خلاف دی (دامام اعظم ابوحنیفہ دلیلونہ پہ عقائد وکښں ۱۱۷ تا ۱۲۴۔

۵۷:۔ استاذ العلماء مولانا خیر محمد جالند ھریؒ کا قول

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مولانا مذکورایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ عورتوں کا جنازہ کے ہمراہ جانا مکروہ و ممنوع ہے اور بین کرنا حرام ہے۔ درمختار میں ہے ویکرہ خروجھن تحریما وتز جر النائحة وفی الشامیة لقوله علیه السلام ارجعن مأزورات غیر مأ جورات ابن ماجه بسند ضعیف (شامیہ۱۳۴ج۱) یہ بالا فتوی مفتی عبدالستار (۵۹) مفتی محمد عبداللہ (۶۰) مفتی محمد انور(۶۱) مولانا محمد حنیف مھتمم خیرالمدارس ملتان) کا بھی ہے (خیرالفتاوی ۱۹۰ ج ۳ ۔ ۲۳۸ ج ۲)۔

بروز عید عورتوں کا قبرستان جانا

عورتوں کا قبرستان جانا اس پُرفتن دور میں تو عام حالاتوں میں منع ہے لیکن خاص کر عید ین کے موقع جو اکثر عورتیں قبرستان جاتی ہیں اور وہاں قسمہ قسم رسومات بدعات کرتی ہیں یہ جانا سخت جرم ہے بعض وہاں جا کر چیخ چیخ کرروتی ہیں حالانکہ یہ حرکت حرام ہے اس رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے کمافی الحدیث ان المیت لیعذب ببکا ء اهله اور بعض زرق برق لباس پہن کر سیر کیلئے جاتی ہیں حالانکہ مقابر سیر کی جگہ نہیں بلکہ عبرت کی جگہ ہے ،موت کے یاداش اور دنیا سے بے رغبتی حاصل کرنے کی جگہ ہے(۳) ہمارے علاقوں میں بعض عورتیں عید کے موقع ڈول سُرنا وغیر ساتھ لے جاتی ہیں اور قبرستان میں ڈوں سرنا بجاتی ہیں۔ افسوس صدافسوس کیا یہ بھی دین ہے کیا شریعت میں اس کا بھی گنجائش ہے؟ نہیں ہرگز نہیں اگر کوئی مولوی صاحب اس کو بھی زیارت قبور شرعی کہتا ہے تو وہ شہوت پرست اور پیٹ پرست چور ہے مولوی نہیں ایسے منکرات کی اجازت دینا کا حق پرست عالم کا کام نہیں اس کے متعلق ایک فتویٰ ساعت فرمائے۔

۵۸:۔دارالافتاء والارشاد کا مفتی محمدکا فتوی

دارالا فتای والارشاد ناظم آباد کراچی کا مفتی، مفتی محمد جس کے فتاوی جوضرب مومن میں شائع ہوتے رہے ہیں وہ اس زیارت قبور کے متعلق فرماتے ہیں سوال جواب یہ ہے۔

سوال :۔ہمارے علاقے میں یہ عام رواج ہے کہ عیدین کے موقع پر عورتیں قبرستان جاتی ہیں

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کیا ایسا کرنا جائز ہے۔

جواب:۔ عید کا دن قبرستان جانے کیلئے خاص کرنا اور اس میں زیادہ ثواب سمجھنا بدعت ہے اسی طرح عورتوں کا قبرستان جانا بھی ممنوع ہے اولا اس لئے کہ فتنہ کے اس دور میں ان کا خروج فساد سے خالی نہیں، ثانیا اس لیے کہ عورتیں قبرستان جا کر غم تازہ کرتی ہیں اور نوحہ کرتی ہیں عورتوں کے اس طرح جانے پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے ۔البتہ اگر بوڑھی عورت جزع فزع اور دوسرے منکرات وبدعات سے اجتناب کرتے ہوئے محض عبرت حاصل کرنے اور اموات کیلئے دعا، کرنے کی نیت سے جائے تو جائز ہے جوان عورت کیلئے اس نیت سے جانا بھی مکروہ ہے پھر آگے مفتی محمد کی عبارت اور فتوی کے تائید کیلئے۔

۵۹:۔ مولانا محمد عامر صاحب حدیث ابن عباس لعن رسول اللہ زوارات القبورالحدیث اور مولا علی قاری، علامہ حصکفی، ابن عابدین کے حوالے نقل کرتے ہیں کہ عورتو کیلئے قبرستان جانا منع ہے (آپ کے مسائل کا حل ۱۸۸۔۱۸۹)

(اسطرح اس کتاب میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں جو کتاب کی اخری سوال ہے)

جوان عورتوں کیلئے مطلقا اور بوڑھی عورتوں کا زیب وزینت کرکے قبرستان جانا ویسے بھی شرعا ممنوع ہے پھر اس اعتقاد سے جانا کہ صاحب قبر ضرور مرادیں پوری کریں گے یا اللہ تعالیٰ سے پوری کروائیں گے، گویا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ان کو کوئی دخل ہے یہ اعتقاد شرک اور قطعا حرام ہے (آخر میں فرماتے ہیں)

لہذا عورتیں جو عموما کمزور اعتقادکی ہوتی ہیں ان کو مزارات پر جانا ایسے لوگوں سے تعویذ لینا جائز نہیں ایمان کی فکر رکھنی چاہیے کہیں غلط عقیدہ پیدا ہو کر ایمان ہی سے ہاتھ نہ دھونے پڑ جائیں (آپ کے مسائل کا حل ۳۳۶ ج۱)

۶۰:۔ مولانا محمد ارشاد قاسمی اور مفتی نظام الدینؒ شامزئی کاقول

شمائل کبری میں مفتی محمد ارشاد صاحب نے عنوان قائم کیا ہے۔ عورتوں کو جنازہ کے

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ساتھ نکلنا سخت منع اور حرام ہے پھر انہوں نے احادیث ذکر کیے بہت احادیث ہے اس میں ایک یہ ہے کہ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا عورتوں کو جنازہ میں جانے پر کوئی ثواب نہیں (مجمع الزوئد) آگے اور احادیث بھی زیادہ ہیں لیکن اختصارا یہ کافی ہے اس رسالہ کے اول میں اکثر موجود ہے) مفتی صاحب آخر میں فرماتے ہیں پس معلوم ہوا کہ عورتوں کو جنازہ میں تدفین کے امور میں اور قبرستان جانا ناجائز اور حرام ہے (شمائل کبری ۲۲۹ ج ۱۰۔ ۲۲۰ ج ۱۰) اس کتاب پر مفتی نظام الدین شامزئی شہید کا تقریظ بھی موجود ہے۔

قبرستان جانے کا مسنون طریقہ

قبرستان جانا مردوں کیلئے سنت ہے لیکن جو قبرستان قریب ہو اس کا حق مقدم ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ جنت البقیع جایا کرتے تھے لیکن اس زمانے میں یہ مصیبت ہے کہ جو گنبد والہ قبر ہو یا جس میں عرس میلا وغیرہ منکرات ہوں وہاں لوگ جاتے ہیں اور جہاں یہ چیزیں نہیں اس کو لوگ قبرستان نہیں سمجھتے علاقے کا قبرستان کا حق زیادہ ہے لیکن وہاں جانے کیلئے کوئی بھی تیار نہیں بلکہ والدین کی قبر سے ناواقف ہیں اور دور دراز عرس والہ قبروں سے خبردار ہیں۔

قبرستان جانے کی دعاء

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپ جب قبرستان تشریف لے جاتے تو یہ دعاء پڑھتے۔ السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا انشاء اللہ بکم لا حقون ابو داؤد ۴۶۱۔

تم پر سلامتی ہو قوم مومن کے گھر ہم بھی انشاء اللہ تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

۲:۔ ایک روایۃ میں یہ دعاء ہے: سلامٌ علیکم اھل الدّ یا رمن المومنین والمو منات والمسلمین والمسلمات والصا لحین والصا لحات وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون (ابن سنی ۵۴۲

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۳:۔ابن عباس کی روایت میں آپ سے یہ دعا منقول ہے۔

السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالا ثر (مشکوہ ۱۵۴)

۴:۔سیدتنا عائشہ کی روایت میں آپ سے یہ دعا منقول ہے۔

السلام علیکم دارقوم مومنین انتم لنا فرط وَاِنَّا بکم لا حقون اللهم لاتحرمنا اجرهم ولا تضلنا بعدهم (۶۱)ابن سنی ۵۴۲(۶۲)ابن ماجہ ۱۱۲(۶۳) شمائل کبری ۳۱۴ج ۱۰۔

توبھائیوں سنت طریقہ یہ ہے کہ یہ دعاء قبرستان میں داخل ہونے کی وقت پڑھے لیکن ان حضراتوں کو دعاء کا پتہ بھی نہیں۔

قبرستان جانے کا مقصد کیا ھے

قبرستان جانے کا مقصد یہ ہے کہ آخرۃ کا فکرغم پیدا ہوجائے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوجائے کہ یہ دار فانی ہے دل لگانے کی جگہ نہیں۔

اس طرح موت کا فکر لگ جائے کہ ایک دن ضرور مرنا ہے اور یہاں آنا ہے اس کیلئے اعمال کی ضرورت ہے حدیث میں ہے: عن ابن مسعود ان رسول ﷺ قال کنت نهیتکم عن زیارۃ القبور الافزو روها فانها تذهد فی الدنیا و تذکر الاخرۃ رواہ ابن ماجہ: کذا فی مشکوۃ (ترجمہ: ابن مسعودؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب زیارت کرو اس لیے کہ وہ دنیا سے بے رعبت کرتی ہے اور آخرت یاد لاتی ہے۔

٦٤ ابن قیم الجوزی فرماتے ہیں کہ زیارت کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اصحاب قبور کیلئے دعاء کی جائے ان کیلئے استغفار کی جائے ان پر رحم کی جائے قال فی ذادالمعاد: فصل فی هدیه ﷺ فی زیارۃ القبور کان اذا زار قبوراصحابه یز ور هالدعاء لهم، والتر حم علیهم والا ستغفار لهم وهذه هی الزیارۃ التی سنها لا مته وشر عها لهم (الی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قولہ) وکان هديه ان يقول ويفعل عند زيارتها من جنس مايقوله عند الصلاة على الميت من الدعاء والترحم والاستغفار فابیٰ المشركون . الا دعاء الميت والاشراک به والاقسامَ على الله به وسؤاله الحوائج والاستعانة به والتوجُّه اليه بعكس هديهﷺ فانه هدیٰ توحيد واحسان الى الميت وهدیٰ هؤلاء شرک واساءة الى نفوسهم والى الميت وهم ثلاثة اقسام: اما ان يدعوا الميت، اويدعوابه، اوعنده ويرون الدعاء عنده اوجب واولى من الدعاء فی المساجد ومن تامل هدیَ رسول اللهﷺ واصحابه تبين له الفرق بين الامرين وبالله التوفيق. زادالمعاد جدید ایک جلد میں ۱۹۱)

دوستوں علامہ ابن قیم کی عبارت میں فکر کر کے خود فیصلہ کرو

مراد مانصیحت بود گفتیم حوالت باخدا کردیم ورفتیم

۶۵:۔ عورتوں کے مزار جانے کے متعلق مولانا احمد رضا خان بریلوی کافتوی

بہار شریعت میں ہے: مسئلہ عورتوں کیلئے بھی بعض علماء نے زیارت قبور جائز بتایا، درمختار میں یہی قول اختیار کیا مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع وفزع کریں گی لہذا ممنوع ہے کذا فی فتاویٰ رضویہ بحوالہ فتاوی رحیمیہ ص ۲۱۳ ج ۲: باقی مولانا کا فتویٰ رسالہ کے اول میں زیادہ تفصیل کے ساتھ موجود ہے فانظر ھناک

۶۶:۔ گیارہ بریلوی علمائوں کا فتویٰ

احسن المسائل (مصنفہ مفتی سید محمد افضل حسین مونگری) میں ہے: محض ان منکرات شرعیہ (قبروں کو بوسہ دینا، زمین چومنا، سجدہ کرنا، عورتوں کا آنا، قبروں پر گانا بجانا مزامیر ڈھول، سارنگی کے ساتھ قوالی) کے انکار پر فریق ثانی کو وہابی بتانا ظلم بالائے ظلم ہے، توبہ لازم ہے، بلکہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا بھی حکم ہے: سید محمد افضل حسین مفتی دارالعلوم مظہر اسلام بریلی ۲۳ صفر ۷۴ ۱۳ھ

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الجواب صحیح: (٦٦) فقیر مصطفیٰ رضا قادری (٦٧) ثناء اللہ الاعظمی غفرلہ، خادم الطلبہ مدرسہ مظہر اسلام بریلی (٦٨) فقیر محمد اخلاق مدرس مظہر اسلام بریلی (٦٩) معین الدین اعظمی (٧٠) محمد رجب علی القادری (٧١) فقیر ابو محمد سنی رضوی مدرسہ مظہر السلام بریلی (٧٢) فقیر ابو الظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خان، قادری، برکاتی، رضوی، لکھنوی (٧٣) فقیر مظفر پوری صدر مدرس مظہر اسلام (٧٤) محمد عرف جہانگیر صدر مدرس مدرسہ رضویہ مقام مچھا سرا گجرات (٧٥) محمد حبیب اللہ مفتی جامعہ نعیمیہ مراد آباد (٧٦) فقیر عبدالحفیظ مفتی آگرہ = کذا فی رحیمیہ ص ۲۱۲ ج ۲

۷۷:۔ رضا خانی برادران کے دوسرے پیشو کا فتویٰ

حکیم محمد حشمت علی: فرماتے ہیں: الجواب: اصح الاقوال میں تو زیارت قبور مرد و عورت دونوں کیلئے جائز بلکہ مندوب و مستحب ہے، نورالایضاح میں ہے، ندب زیارتھا للرجال و النساء علی الاصح، مگر اس زمانے میں مستورات کو زیارت قبر کیلئے جانا مکروہ بلکہ حرام ہے: قال بدرالدین العینی فی شرح البخاری وحاصل الکلام انھا تکرہ للنساء بل تحرم فی ھذا الزمان لا سیما نساء مصر لان خروجھن علی وجہ فیہ فساد وفتنۃ الخ مجمع المسائل ص ۱۱۰ ج ۱ بحوالہ رحیمیہ ص ۲۰۸ ج ۲

۷۸:۔ ڈاکٹر محمد عبدالحی لکھنوی کا قول

فرماتے ہیں عورتوں کا قبرستان جانا بعض فقہاء کرام کے نزدیک تو بالکل ناجائز ہے۔ لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ جوان عورت کو تو جانا جائز ہی نہیں۔ اور بوڑھی عورت کو اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ پردہ کے ساتھ جائے بن سنور کر یا خوشبو لگا کر نہ جائے، اور اس بات کا یقین ہو کہ کوئی کام خلاف شریعت نہ کرے گی، مثلاً رونا پیٹنا، اہل قبور سے حاجتیں مانگنا، اور دوسری ناجائز باتیں اور بدعتیں جو قبروں پر کی جاتی ہیں ان سب سے پرہیز کیا جائے، ایک حدیث میں قبرستان جانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت مذکور ہے الخ شامی ص ۸۴۳ ج ۱

(۷۹) امداد الفتاوی ص ۵۲۰ ج ۱ (۸۰) امداد الاحکام ص ۲۰۷ ج ۱ احکام میت ص ۱۰۱

Scanned with CamScanner

۸۱:۔ مولانا منہاج الدین مینائی اسلامی فقہ

میں فرماتے ہیں: مردوں کی طرح عمر رسیدہ عورتوں کے لیے بھی مستحب ہے جن کے باہر نکلنے مین کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ لیکن اگر ایسا ہو تو قبروں کی زیارت کیلئے عورتوں کا جانا حرام ہے ص ۱۸۲

۸۲: طریقہ محمدیہ ص۲۹۶ ضرور دیکھو

بڑی گناہ کو شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں وعن ابن عباسؓ ان رسول اللہ لعن زائرات القبور الخ و فی ص ۲۵۷ الصنف الثامن فی آفات الرجل ھی الذھاب الی مجلس المعصیة (الی قوله) و اتباع النساء الجنائز وزیارتھن القبور: عن ابی ھریرةؓ ان رسول الله صلی علیه وسلم لعن زوارت القبور ص ۲۹۶

۸۳:۔ النا قد الرجال مولانا ظفر احمد عثمانی

اعلاء السنن ص ۳۳۷ ج ۸ میں فرماتے ہیں: تأملنا فرأینا زیارة القبور اشد فتنة من الذھاب الی المساجد لکون المساجد فی داخل البلدة و القبور خارجھا و ذھاب المرأة الی خارج البلد اشد فتنة کما لا یخفی الخ ص ۳۳۷ ج ۸

۸۴: سرفراز خان صفدر کا فرمان:

من المنھاج الواضح میں مولانا مذکور فرماتے ہیں:۔ آنحضرت ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر اور ان پر چراغ روشن کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔ المنھاج الواضح ص ۱۹۲۔

۸۵: مدرس دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

مولانا رفعت قاسمی فرماتے ہیں: عورتوں کو مزار جانے کی ممانعت اور مردوں کو خاص عرس کے موقع پر نہ جانے کی ہدایت کی وجہ اعتقادی اور علمی خرابی ہے: مسائل شرک و بدعت ص ۱۳۱ مع رحیمیہ (۵۸) وفتاویٰ رشیدیہ

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نماز جنازہ کفن دفن کی بدعتین

۱:۔ میت کیلئے تیل لگانا
۲:۔ میت کیلئے سرمہ لگانا
۳:۔ کنگھی میت کیلئے
۴:۔ دفن میں تاخیر کرنا
۵:۔ مردے پر نوحہ کرنا
۶:۔ اجنبی آدمی سے غسل دلوانا اگر چہ خود ماہر ہو
۷:۔ غسل والی جگہ تین دن خالی چھوڑنا
۸:۔ کفن میں فضول خرچی کرنا
۹:۔ تیسر دن میت کے کپڑے دھونا
۱۰:۔ کفن میں فضول خرچی کرنا
۱۱:۔ میت کیلئے عمامہ باندھنا
۱۲:۔ جمعہ اور عید ین میں غم تازہ کرنا
۱۳:۔ تین دن سے زیادہ سوگ کرنا
۱۴:۔ میت کے گھر میں عورتو کا جمع ہونا
۱۵:۔ جنازہ اٹھاتے وقت کئی دعائیں کرنا
۱۶:۔ مروجہ قدم گننا
۱۷:۔ اس کے بعد دعاء کرنا
۱۸:۔ جنازے کیساتھ بلند ذکر کرنا
۱۹:۔ جنازہ کے ساتھ قرآن لے جانا
۲۰:۔ قرآن کو میت کے ساتھ رکھنا
۲۱:۔ نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا
۲۲:۔ جنازہ کے بعد قل خوانی کرنا
۲۳:۔ جنازہ روکہ کر وعظ کرنا
۲۴:۔ قرآن پھرانا
۲۵:۔ ملاؤں کا دائرے کی شکل میں دھرنا مارنا
۲۶:۔ سخات (اسقاط) دینا مروجہ
۲۷:۔ تییموں کا مال تقسیم کرنا
۲۸:۔ یتموں کا مال ہڑپ کرنا
۲۹:۔ جنازہ میں پیسے باٹنا
۳۰:۔ جنازہ میں حلوہ تقسیم کرنا
۳۱:۔ پتا سے شرینی تقسیم کرنا
۳۲:۔ میت کو دفن کرکے کسی رشتہ دار کیلئے پتھر چھوڑنا
۳۳:۔ کفن پر کفنی لکھنا
۳۴:۔ دفن کے وقت قرآن کی انچی آواز سے تلاوت کرنا
۳۵:۔ دوسری جگہ کی مٹی قبر پر ڈالنا
۳۶ تیسرے دن قبرستان جانا
۳۷ تیجہ ساتواں چالسواں، سالانہ کرنا

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۳۸ قبر پختہ کرنا

۳۹ قبر پر پھول ڈالنا

۴۰ تیسرے دن میت کے کپڑ دھونا

۴۱ قبر پر لکھنا

۴۲ قبر پر نقش ونگار کرنا

۴۳ قبر پر قرانی ایات لکھنا

۴۴ جمعرات کے دن ختم کرنا

۴۵ قرآن خوانی کے پیسے دنیا

۴۶ قرآن خوانی پر کھانا کھانا

۴۷ قرآن خوانی پر کھانا دنیا

۴۸ قبر پر گنبد بنانا

۴۹ عرس کرنا

۵۰ قبرستان میں میلہ کرنا

۵۱ قبر کو غسل دنیا

۵۲ قبر پر چادر ڈالنا

۵۳ قبر پر جھنڈیاں لگانا

۵۴ قبر پر چراغ جلانا

۵۵ اگربتی جلانا

۵۶ قبر کو ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا

۵۷ قبر پر مجاوری کرنا

۵۸ قبر کو سجدہ کرنا بدترین شرک ہے

۵۹ قبر سے دعاء مانگنا بدترین شرک ہے

۶۰ درگاہوں کا طواف کرنا شرک ہے

۶۱ عصر کے بعد دروازہ بندنہ کرنا کہ میت کی روح آتی ہے

۶۲ قبر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہونا

۶۳ قبر سے پیچھے پیچھے جانا اور اس کی طرف پشت کرنا بے ادبی سمجھنا

۶۴ محرم میں قبروں پر پانی ڈالنا

۶۵ بیماروں کو قبرستان شفاء کی عرض سے لے جانا

۶۶ قبرستان کے درختوں کے پتے دانو پر لگانا

۶۷ درگاہوں کا نمک کھانا

۶۸ درگاہوں کے پتھر جسم پر ملنا

۶۹ گیارہوں شریف دینا

۷۰ مزاروں میں چرسیوں بھنگیوں سے بیعت کرنا

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۷۱ بزرگوں کے نام نذر نیاز دینا شرک ہے ۷۲ بابا فرید کی کھچڑی پکانا

۷۳ مزاراتوں میں قوالی کرنا ۷۴ بزرگوں کو غائبانہ آواز کرنا

۷۵ قبرستان میں قضائے حاجت کرنا گناہ ہے ۷۶ قبروں پر جانور چڑانا

۷۷ بارش نہ ہونے کی وجہ قبر پر قربانی کرنا ۷۸. یہ عقیدہ رکھنا کہ قبر کے درخت اگر کوئی کاٹیگا تو قبر والہ نقصان دیگا

۷۹ خواب میں آکر اس پر لاٹھی رکھیگا ۸۰ اس پر چار پائے الٹا کریگا

۸۱ قبروں پر سہرے ڈالنا ۸۲ تختے والہ حلوں بھی بدعت ہے

۸۳ نزع کی حالت میں عورت کیلئے مہندی لگانا ۸۴ خلاف شرع وصیت کرنا

۸۵ بدفالی سے یاسین نہ پڑھنا ۸۶ پوسٹ مارٹم کرنا

۸۷ میت کو دفناتے وقت ٹوپی پہنا ضرور سمجھنا ۸۸: کفن سے بچا کر امام کا مصل بنانا

۸۹ جنازہ مکرر پڑھنا ۹۰ میت کے فوٹو کھینچنا

۹۱ بلند آواز سے جنازہ کی نیت کرنا ۹۲ میت کا منہ قبر کو دکھلانا

۹۳ میت کا صرف چہرہ قبلہ رخ کرنا ۹۴ قل پڑھی ہوئی مٹی میت کیساتھ رکھنا

۹۵ امانت میت کو دفن کرنا بے اصل ہے ۹۶ دفن کے بعد مردے کو نکیر منکر سوال جواب بتلانا

۹۷ شعبان کی چودھویں تاریخ میت کی عید منانا. ۹۸ میت کے سینہ اور کفن پر کلمہ لکھنا

۹۹ میت کیساتھ شجرہ عہد نامہ رکھنا ۱۰۰ کفنانے کے بعد امام کا خط میت کو دنیا

یہ سب ہیں بے خبر جاھل مسلمانوں کے بدعات رسومات وشرکیات ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس غلط حرکاتوں سے اپنے اپکو اور ساری مخلوق کو بچائے: اللہ تعالی ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائی۔

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قبرستان چلی جاتی تو جنت سے محروم ہو جاتی

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ اَتَيْتُ اَهْلَ هٰذَا الْمَيِّتِ فَتَرَحَّمْتُ اِلَيْهِمْ وَ عَزَّيْتُهُمْ بِمُصِيْبَتِهِمْ قَالَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ بَلَغْتُهَا وَ قَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ مَا تَذْكُرُ فَقَالَ لَهَا لَوْ بَلَغْتِيْهَا مَعَهُمْ مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّ اَبِيْكِ﴾

(نسائی ج ۱ ص: ۲۷۸ ' ابوداؤد ' ترغیب ج ۶ ' ص: ۱۵۵)

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (جب کہ وہ باہر سے آرہی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی) پوچھا۔ گھر سے کیوں نکلی تھی؟ کہا کہ فلاں میت میں گئی تھی کہ اُنکے لئے رحمت و مغفرت کی دعا کر دوں اور اِن کے گھر والوں کو تسلی دے دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: شاید قبرستان بھی گئی تھی؟ جواب دیا: اللہ کی پناہ کہ میں قبرستان جاؤں۔ جب کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (قبرستان جانے کے متعلق سخت وعید) اس طرح سن چکی ہوں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کے ساتھ قبرستان چلی جاتی تو جنت دیکھ بھی نہ سکتی تھی (داخل ہونا تو دور کی بات) یہاں تک کہ تیرے باپ کے دادا نہ دیکھ لیتے۔"

فائدہ: اللہ کی پناہ عورتوں کا مزاروں اور قبرستان پر جانے کی کتنی سخت وعید ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ فاطمہؓ سے فرمایا کہ اگر جاتی تو جنت سے محروم ہو جاتی۔ بھلا حضرت فاطمہؓ جیسی نیک سیرت' صالحات کی پیشوا' جنت کی سردار جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پہلے ہی وعید سن چکی تھی تو اس ممنوع منع

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کردہ چیز کا ارتکاب کیسے کر سکتی تھیں۔

عرس اور مزاروں پر جانے والی عورتوں پر اللہ ورسول ﷺ کی لعنت

﴿عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ﴾

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی جو قبروں پر جانے والی ہیں۔''

﴿عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ﴾

(ابوداؤد ص: ۴۶۱، ابن ماجہ ص: ۱۱۴)

''حضرت عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارات پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ﴾

(ابن ماجہ ص: ۱۱۴، نسائی)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

فائدہ: عورتوں کو مزارات پر جانے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت سے منع فرمایا ہے۔ عورتیں ضعیف القلب ہوتی ہیں۔ شیطان اور نفس کے جال و مکر میں بہت جلد گرفتار ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ مزارات پر اُن کا آنا جانا عقیدت اور شرکیہ افعال کا باعث ہو جائے گا۔ اُن کی عفت، پاکدامنی اور پردہ کا جنازہ نکل جائے گا۔ وہ شرعی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پردہ کے متعلق قرآنِ مجید کے احکام

عورتوں کو اپنی عصمت کی حفاظت کے لیے پردہ کا حکم۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (النور،۳۱،۲۴)

ترجمہ: اے پیغمبر مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں (عصمتوں) کی حفاظت کریں اور اپنا سنگار کسی پر ظاہر نہ کیا کریں، سوائے اس کے جواز خود (بغیر ان کے اختیار کے) کھلا رہتا ہے اور اپنے سینوں پر اوڑھے رہا کریں اپنے خاوند، باپ، سسر، بیٹوں، شوہر کے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں، اپنی ہی قسم کی عورتوں اور اپنے غلاموں کے سوا، نیز ان خدام سے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتے ہوں یا ایسے بچوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا کسی پر ان زینت اور سنگار کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیں) اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کی آواز کانوں تک پہنچ جائے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مؤمنو! سب اللہ کے آگے توبہ کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

یہ آیت مبارکہ پردہ کے وجوب پر مندرجہ ذیل طریقوں سے دلالت کرتی ہے۔

(ا) اللہ عزوجل نے مؤمن عورتوں کو اپنی عصمت کی حفاظت کا حکم دیا ہے اور عصمت کی حفاظت کے حکم کا تقاضا یہ ہے کہ وہ تمام وسائل اور ذرائع اختیار کیے جائیں، جو اس مقصد کے حصول میں مددگار ہو سکتے ہیں اور ہر عقل مند آدمی جانتا ہے کہ چہرے کا پردہ عصمت کی حفاظت کے منجملہ وسائل میں سے ایک ہے، کیونکہ چہرہ کھلا رکھنا غیر محرم مردوں کے لیے عورت کی طرف دیکھنے کا ذریعہ بنتا ہے اور مردوں کو اس کے خدوخال کا جائزہ لینے کا موقع ملتا ہے، جس سے بات میل ملاقات بلکہ ناجائز تعلقات تک پہنچ سکتی ہے۔

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

برقع یا جلباب کا حکم: ارشاد باری تعالیٰ ہے: یَآیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۵۹﴾ (الاحزاب:۵۹،۳۳)

ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں، صاحبزادیوں اور دوسرے مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ لٹکالیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی چادریں، اس طرح وہ قریب ہوجائیں گی اس بات کی طرف کہ پہچان لی جائیں اور کوئی انہیں نہ ستائے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

یہ آیت پردہ کے سلسلے میں نازل ہونے والی آیات میں بڑی اہمیت کی حامل ہے، چونکہ اس آیت سے نہایت شرح وبسط سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کے حکم میں چہرے کا چھپانا بھی شامل ہے، چنانچہ علماء اور مفسرین نے اس آیت کے تحت چہرے کے پردہ پر خاصی بحث کی ہے، نیز اس آیت میں چونکہ خطاب صرف ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں ہی سے نہیں، بلکہ واضح طور پر تمام مسلمان عورتوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اس لیے اس میں عام عورتوں کو حکم سے خارج کرنے کے لیے کسی تاویل یا تخصیص کی گنجائش بھی نہیں ہے۔

بلا اجازت گھروں میں جانا:

سورۃ نور کی آیت نمبر ۲۷ میں ہدایت فرمائی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا

ترجمہ: اے مسلمانوں اپنے گھروں کے سوا (دوسرے) گھروں میں بغیر اجازت لیے داخل نہ ہو۔

اور مشکوٰۃ میں دو روایات ہیں، جن کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھر میں بھی داخلے سے پہلے اجازت لے لیا کرو، مبادا ایسا نہ ہو کہ تمہاری ماں (یا کوئی اور عورت) گھر میں مرد نہ ہونے کی وجہ سے بے تکلف بیٹھی ہو اور تمہارے بلا اجازت داخلے سے اس کی بے حرمتی ہو جائے (مشکوٰۃ باب الاستیذان ص ۴۰۱)

اس حدیث کے تحت ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ خود اپنے گھروں میں بھی داخل ہوں تو داخلے سے پہلے آواز دے لیں یا ایسی حرکات کریں کہ جس سے گھر کی عورت کو سنبھل کر با وقار طور پر بیٹھنے کا موقع مل جائے۔

عورت کو گھر میں رہنے کا حکم ہے: وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (سورۂ احزاب آیت ۳۳)

اور ٹکی رہو اپنے گھروں میں اور نہ نکلو پہلی جہالت کی طرح بے پردہ بن ٹھن کر" احادیث میں آتا ہے کہ ان

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آیات کے نازل ہونے کے بعد مسلمان عورتیں چہرہ اور بدن چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ دیکھنے کے لیے کھلی رہتی تھی۔

پردہ کے متعلق احادیث نبوی ﷺ: ام المؤمنین صفیہؓ فرماتی ہیں کہ: آنحضرت ﷺ معتکف تھے، میں ایک رات آپ ﷺ سے ملنے گئی، چنانچہ میں نے آپ ﷺ سے بات چیت کی، پھر اٹھی کہ واپس چلی جاؤں، میرے ساتھ آنحضرت ﷺ بھی ہو لیے، تاکہ مجھے گھر تک پہنچادیں۔ ہم دونوں جارہے تھے کہ دو انصاری بزرگ گزرے اور جب ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو اور جلدی سے چل دیئے۔

آپ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا، اطمینان سے جاؤ، میرے ساتھ صفیہؓ بنت حیی ہیں۔

ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ یعنی کیا آپ ﷺ کے متعلق بھی بدگمانی ہو سکتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ. وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا أَوْ شَيْئًا۔

آدمی میں شیطان خون کی طرح دوڑتا پھرتا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ تم دونوں کے دل میں کوئی بات نہ ڈال دے۔ (ریاض الصالحین، کتاب المنثورات والملح والمنثورات ص ۶۸۲)

عورت اللہ کی رحمت سے قریب کب ہوتی ہے؟

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ الْمَرْأَةَ عَوْرَةٌ. فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ. وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ بِرَحْمَةِ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا۔

یعنی عورت پردے کے اندر رہنے کے قابل چیز ہے، جب وہ نکلتی ہے (گھر سے باہر قدم رکھتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے (یعنی اس عورت کو مسلمانوں میں برائی پھیلانے کا ذریعہ بناتا ہے) عورت اللہ کی رحمت سے قریب تر اس وقت ہوتی ہے، جب وہ اپنے گھر میں رہے (الحدیث کتاب بیہقی، احیاء)

غیر مرد کے ساتھ عورت کا سفر حرام ہے: آنحضرت ﷺ نے عورت کو محرم کے بغیر تنہا یا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنے سے صرف منع ہی نہیں فرمایا بلکہ بہت سختی و درشتی کے ساتھ روکا بھی ہے۔

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا۔

"یعنی کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو یہ حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے بغیر اس کے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ یا بھائی یا شوہر یا بیٹا کوئی محرم مرد ہو (غیر مرد کے ساتھ عورت کا سفر کرنا اسلام میں حرام ہے)

بغیر اجازت خاوند کے، کسی کو گھر میں آنے کی ممانعت:

ہر ایک دین دار عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی آدمی کو اپنے گھر میں آنے نہ دے۔

ہاں اگر خاوند سے اجازت لے لے تو پھر مضائقہ نہیں ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے: عن معاذِ بنِ جبلٍ رضی اللہ عنہ عن رسولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا يَحِلُّ لِامرأةٍ تُؤمِنُ باللهِ واليومِ الآخرِ أن تأذَنَ في بيتِ زوجِها وهو كارهٌ، ولا تخرُجَ وهو كارهٌ، ولا تُطيعَ فيه أحدًا۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن)

یعنی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ اپنے شوہر کے گھر میں بغیر اس کی اجازت کے کسی کو آنے دے، نیز عورت کا شوہر کی مرضی کے خلاف گھر سے باہر نکلنا بھی جائز نہیں اور اس بارے میں کسی کی اطاعت بھی جائز نہیں۔

نامحرم عورتوں کو چھونے کی ممانعت: جس طرح نامحرم عوت کو دیکھنا فتنے کا سبب ہونے کی وجہ سے جائز نہیں، اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر نامحرم عورت کو چھونا فتنے کا سبب ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

عَنْ مَعْقِلِ بنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ رَجُلٍ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ۔ (طبرانی، بیہقی ج ۲۰ حدیث ۴۸۷)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی کے سر پر لوہے کا سوا گھونپ دیا جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فائدہ: ایک اور حدیث میں ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی ایسی عورت کو جو اس کے لیے حلال نہیں، چھوتا ہے، قیامت کے دن اس کے ہاتھوں پر دہکتا انگارہ رکھا جائے گا۔ (مبسوط ص۱۶۰ج نمبر۱)

جنتی عورت: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جب عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور شرم و آبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبرداری کرے تو پھر اسے حق ہے کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو۔ (حلیۃ ابی نعیم)

بد نظری اور اس کے نقصانات: انسانی آنکھیں جب بے لگام ہو جاتی ہیں تو اکثر فواحش کی بنیاد بن جاتی ہیں۔ اس لیے محققین کے نزدیک بد نظری "ام الخبائث" کی مانند ہے۔ ان دو سراخوں سے ہی فتنے کے چشمے اُبلتے ہیں اور ماحول و معاشرے میں عریانی و فحاشی کے پھیلنے کا سبب بنتے ہیں۔ اسلام نے ان دو سوراخوں پر پہرہ بٹھا دیا۔ یہ بھی اسلامی تعلیمات کا حسن و جمال ہے کہ مؤمن کا نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا۔

نظر کی حفاظت سے متعلق آیات: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اس میں ان کے لیے پاکیزگی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی یہ آیت مؤمنین کے لیے ایک کامل پیغام ہے، چنانچہ مفسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت میں تادیب، تنبیہ اور تہدید کا بیان ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تادیب: آیت کے ابتدائی حصے میں تادیب ہے۔ مؤمنین کو ادب سکھایا گیا ہے کہ جن چیزوں کا دیکھنا ان کے لیے جائز نہیں اس سے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، بندوں کو یہی زیب دیتا ہے کہ اپنے آقا کی فرمانبرداری کریں

تنبیہ: ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ میں تنبیہ ہے کہ غضِ بصر کا فائدہ یہ ہے کہ دلوں میں پاکیزگی آئے گی گناہ کا وسوسہ ہی نہیں پیدا ہو گا۔ اس میں ان کا اپنا فائدہ ہے، عبادت میں یکسوئی نصیب ہو گی۔ نفسانی، شیطانی، شہوانی وساوس سے جان چھوٹ جائے گی۔ اور اگر اس ہدایت پر عمل نہیں کریں گے تو بد نظری کی وجہ سے سکونِ قلب سے محروم ہو جائیں گے۔ دل میں حسرتوں کی بھرمار ہو گی لہٰذا فتنے میں پڑنے کا اندیشہ قوی ہو گا۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اسلام نے مردوں کو واشگاف الفاظ میں اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے تو عورتوں کو بھی

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فراموش نہیں کیا، چونکہ مرد اور عورت دونوں کا خمیر ایک ہی ہے لہٰذا عورت کی فطرت میں بھی شہوت رکھی گئی ہے۔ ان کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ایمان والیوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

ان دونوں آیات کا لب ولہجہ اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ آنکھوں کی بیباکی شہوت میں انتشار اور شرمگاہ میں ابھار پیدا کرتی ہے۔ اسی حالت میں انسانی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ شہوت کھلی آنکھوں کے باوجود انسان کو اندھا بنا دیتی ہے۔ انسان گناہ کا ارتکاب کر کے ذلت ورسوائی کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ شہوت کے معاملہ میں جو حال مردوں کا ہے کم بیش وہی حال عورتوں کا ہے۔ عورتیں عموماً جذباتی ہوتی ہیں اور جلد متاثر ہو جاتی ہیں۔ ان کی نگاہیں میلی ہو جائیں تو زیادہ فتنے جگاتی ہیں لہٰذا انھیں بھی چاہیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

نظر کی حفاظت سے متعلق احادیث رسول: (۱) نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: عَضُّوا اَبْصَارَكُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوْجَكُمْ (الجواب الکافی ۲۰۴) اپنی نگاہوں کو پست رکھو اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔

حافظ ابن القیم تحریر فرماتے ہیں: نگاہ شہوت کی قاصد اور پیامبر ہوتی ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شرمگاہ اور شہوت کی جگہ کی حفاظت ہے جس نے نظر کو آزاد کر دیا اس نے اس کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ نظر ہی ان تمام آفتوں کی بنیاد ہے جن میں انسان مبتلا ہوتا ہے۔ (الجواب الکافی ۲۰۴)

(۲) پیغمبر رحمت علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ (الجواب الکافی ۲۰۴) نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔

(۳) بعض سلف کا قول ہے اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ سَمٌّ اِلَى الْقَلْبِ (ابن کثیر) نگاہ ایک تیر ہے جو دل میں زہر ڈال دیتا ہے

(۴) نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ۔ (مسلم) آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا ہے کہ جو شخص کسی غیر محرم کے چہرے پر شہوت بھری نگاہ ڈالتا ہے وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا ہوتا ہے۔

بد نظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے: نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُمَا الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوِىْ وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْ يُكَذِّبُهٗ. (مشکوۃ ج۱ ص۳۲)

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے۔ پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل آرزو اور تمنا کرتا ہے۔ شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نظر کھٹک پیدا کرتی ہے، کھٹک سوچ کو وجود بخشتی ہے، سوچ شہوت کو ابھارتی ہے اور شہوت ارادہ کو جنم دیتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ زنا کا ارادہ تب ہوتا ہے جب انسان غیر محرم کو دیکھتا ہے۔ اگر دیکھے گا ہی نہیں تو ارادہ ہی نہیں ہوگا، پس معلوم ہوا کہ بد نظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے مثال مشہور ہے کہ دنیا کا سب سے لمبا سفر ایک قدم اٹھانے سے شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح زنا کا سفر بد نظری کرنے سے شروع ہوتا ہے۔ مؤمن کو چاہیے کہ پہلی سیڑھی چڑھنے سے ہی پرہیز کرے۔

بد نظری سے بچنے پر حلاوت ایمان: مسند احمد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی منقول ہے:

مَامِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلَی مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللہُ لَهُ عِبَادَةً یَجِدُ حلاوتها (مشکوۃ: ۲۷۰)

کوئی مسلمان جب پہلی بار کسی عورت کی خوبصورتی دیکھے پھر اپنی نگاہ پست کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو عبادت میں لذت عطا فرماتے ہیں۔ طبرانی شریف میں غیر محرم سے نظر ہٹانے کے متعلق روایت ہے کہ:

مَنْ تَرَكَهَا مِنْ مَخَافَتِیْ اَبْدَلْتُهُ اِیْمَانًا یَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِیْ قَلْبِهٖ۔ (رواہ طبرانی والحاکم، الترغیب والترهیب ۳/۷۲)

جس نے میرے ڈر کی وجہ سے (بد نظری) چھوڑی میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ دل میں محسوس کرے گا۔

اچانک نظر معاف ہے:

کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ راہ چلتے یا آتے جاتے غیر محرم عورت سامنے آجاتی ہے تو اس کے چہرے پر نظر پڑ جاتی ہے۔ ایسی صورتحال کے بارے میں حضرت علیؓ نے نبی علیہ السلام سے سوال پوچھا تو نبی اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ۔ (مشکوۃ)

اے علیؓ! ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد پھر دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لیے صرف پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں۔۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلی اچانک نظر معاف ہے اور اگر کسی وقت پہلی نظر ہی ارادہ سے ڈالی

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

گئی تو پھر وہ حرام ہوگی۔ اور پہلی نظر معاف ہونے کا یہ مطلب بھی نہیں کہ پہلی نظر ہی اتنی بھرپور ہو کہ دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ صرف اتنی بات ہے کہ اچانک نظر پڑ [illegible]یں فوراً ہٹانے کا حکم ہے۔

بدنظری سے توفیق عمل چھن جاتی ہے: حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بدنظری نہایت ہی مہلک مرض ہے، ایک تجربہ تو میرا بھی اپنے بہت سے احباب پر ہے کہ ذکر شغل کی ابتداء میں لذت کی بنا پر خوب جوش کی کیفیت ہوتی ہے مگر بدنظری کی وجہ سے عبادت کی حلاوت اور لذت فنا ہوجاتی ہے اور اس کے بعد رفتہ رفتہ عبادات کے چھوٹنے کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے۔ (آپ بیتی)

مثال کے طور پر اگر صحت مند نوجوان شخص کو بخار ہوجائے اور اترنے کا نام نہ لے تو لاغری اور کمزوری کی وجہ سے اس کے لیے چلنا پھرنا مشکل ہوجاتا ہے، کوئی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا، بستر پر پڑے رہنے کو جی چاہتا ہے، نیک عمل کرنا اس کے لیے مشکل ہوجاتا ہے۔ اسی طرح جس شخص کو بدنظری کی بیماری لگ جائے وہ باطنی طور پر کمزور ہوجاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس سے عمل کی توفیق چھن جاتی ہے۔ نیک کام کرنے کی نیت بھی کرتا ہے تو بدنظری کی وجہ سے نیت میں فتور آجاتا ہے۔

بدنظری سے قوتِ حافظہ کمزور ہوتی ہے:

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ غیر محرم عورتوں کی طرف یا نوعمر لڑکوں کی طرف شہوت کی نظر ڈالنے سے قوت حافظہ کمزور ہوجاتی۔ اس کی تصدیق کے لیے یہ ثبوت کافی ہے کہ بدنظری کرنے والے حفاظ کو منزل یاد نہیں رہتی اور جو طلباء حفظ کر رہے ہوں ان کے لیے سبق یاد کرنا مصیبت ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے قوت حافظہ میں کمی کی شکایت کی تو انھوں نے معصیت سے بچنے کی تلقین کی امام شافعیؒ نے اس گفتگو کو شعر کا جامہ پہناتے ہوئے فرمایا:

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ

فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ

فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِنَ الٰہِیْ

وَنُوْرُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصٍ

میں نے امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے حافظے کی کمی شکایت کی۔ انھوں نے وصیت کی کہ اے طالب علم! گناہوں سے بچ جاؤ کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور اللہ تعالیٰ کا نور کسی گناہ گار کو عطا نہیں کیا جاتا۔

کالج یونیورسٹیوں اور مدارس؛ کے طلباء اور طالبات کے لیے اس میں عبرت کا درس موجود ہے۔

بد نظری ذلت و خواری کا سبب ہے:

شیخ واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی ذلت و خواری چاہتے ہیں تو اسے خوبصورت چہرے دیکھنے کی عادت میں بتلاء کر دیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بد نظری ذلت و خواری کا بنیادی سبب بنتی ہے، جو خوش نصیب لوگ اپنی نگاہوں کو پست رکھتے ہیں وہ بڑی آفتوں اور مصیبتوں سے بچے رہتے ہیں

بد نظری سے برکت ختم ہو جاتی ہے: بد نظری سے بد اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کی زندگی میں سے رزق میں سے اور وقت میں سے برکت اٹھالی جاتی ہے، چھوٹے چھوٹے کام بڑے بڑے مسئلے بن جاتے ہیں۔ جس کام کی بھی انسان کوشش کرے وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔ ظاہر میں لگتا ہے کہ کام ہو جائے گا مگر عین وقت پر ہوتے ہوتے رہ جاتا ہے اور پریشانی و پشیمانی کا سبب بنتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے حالانکہ وہ اپنے نفس کی خباثت کی وجہ سے مصیبت میں بتلا ہوتے ہیں۔ اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ مٹی کو ہاتھ لگاتے تھے تو سونا بن جاتی تھی اب تو سونے کو ہاتھ لگاؤ وہ بھی مٹی بن جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بد نظری کی وجہ سے انسان کی زندگی سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بد نظری کرنے والے سے شیطان پُر امید رہتا ہے: ایک بزرگ کی شیطان سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے شیطان لعین سے پوچھا کہ ایسے نقصان دہ عمل کی نشاندہی کرو جس کی وجہ سے انسان با آسانی تمھارے جال میں پھنس جاتا ہے اس مردود نے جواب دیا کہ غیر محرم کی طرف شہوت کی نظر کرنا ایسا کام ہے کہ میں اس بندے سے پرامید رہتا ہوں کہ کبھی نہ کبھی اس کو گناہ میں ملوث کر کے اپنے جال میں پھنسا لوں گا۔ جو لوگ نگاہیں نیچی رکھتے ہیں، میرے بہت سے حربے ان خلاف بیکار ہیں۔ میں نے چاروں سمتوں سے اولادِ آدم کو بہکانے کی قسم اٹھائی ہوئی ہے، نیچے کی سمت محفوظ سمت ہے جس نے نگاہیں جھکائے رکھیں اس نے مجھے ناامید کیے رکھا۔

بد نظری کرنے والا ملعون ہوتا ہے: حدیث پاک میں ہے: لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ (بیہقی مشکوٰۃ ۲۷۰)
اللہ تعالیٰ لعنت برسائے دیکھنے والے پر اور دیکھنے کا موقع دینے والی پر۔

جو لڑکیاں بن سنور کر بے پردہ گلی بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور جو لوگ ان کی طرف للچائی نظروں سے دیکھتے ہیں وہ دونوں اللہ کی لعنت کے مستحق بنتے ہیں۔ یہ کتنا عظیم ہے کہ بد نظری والے گناہ کے ارتکاب سے انسان اللہ کی رحمت سے دور ہوتا ہے اور یہ عمل بد لعنتیں برسنے کا موجب بنتا ہے۔ بد نظری والے گناہ سے توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ ادھر موت آئے اور اُدھر رحمتوں کی بجائے لعنتیں برس رہی ہوں۔

بد نظری کی وجہ سے قرآن بھول گیا:
امام ابن جوزی اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ ابن اجلا کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا ایک نصرانی لڑکے کو دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں ابو عبد اللہ بلخی میرے سامنے سے گزرے، پوچھا کیسے کھڑے ہو؟ میں نے کہا اے چچا! آپ خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہیں اسے کیوں کہ آتش دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔ انھوں نے اپنے ہاتھ میرے شانوں کے درمیان مارے اور کہا کہ اس بد نظری کا نتیجہ تمھیں ملے گا اگرچہ کچھ مدت گزر جائے۔ میں نے چالیس برس کے بعد اس گناہ کی نحوست دیکھی کہ قرآن مجید مجھ کو یاد نہ رہا (تلبیس ابلیس ۳۳۹)

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بد نظری اور تصاویر: بد نظری کی ایک قسم ایسی برہنہ تصاویر کا دیکھنا ہے جو اخباروں اور کتابوں کی زینت بنتی ہیں یا جنسی مضامین پر مشتمل رسالوں کے سرورق پر چھپتی ہیں۔ فلموں میں کام کرنے والی عورتوں کی تصاویر دیکھنا ٹی وی اناؤنسر کو خبریں سننے کے بہانے دیکھنا راستہ چلتے سڑک کے کناروں پر لگے ہوئے سائن بورڈ پر بنی ہوئی تصاویر دیکھنا یا گرل فرینڈ بوائے فرینڈ کی تصویر چھپا کر رکھنا اور تنہائی میں گھنٹوں للچائی نظروں سے دیکھنا یا انٹرنیٹ پر پیشہ ور لڑکیوں کی ننگی تصاویر دیکھنا یا فحش مناظر والی سی ڈی پر تصاویر کو دیکھنا سب کا سب حرام ہے۔ بعض لوگ شادی بیاہ کے موقع پر مخلوط محفلوں کی تصاویر اپنے پاس رکھتے ہیں اور دیکھتے دکھاتے ہیں۔ تصاویر زندہ آدمی کے کو دیکھنے کی نسبت زیادہ نقصان دہ ہے، راہ چلتے غیر محرم کے خدوخال کو اتنا باریک بینی سے نہیں دیکھا جا سکتا جتنا تصاویر کے ذریعے دیکھنا ممکن ہے، اس سے زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

بد نظری کا عبرتناک انجام: حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک شخص کا جب مرنے کا وقت ہوا تو لوگ اسے کلمے کی تلقین کرنے لگے تو وہ جواب میں کہنے لگا کہ میری زبان حرکت نہیں کرتی، پوچھا کیا وجہ ہے، کہنے لگا کہ ایک عورت مجھ سے تولیہ خریدنے آئی تھی، مجھے اچھی لگی، میں للچائی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ مصر کی جامع مسجد کا مؤذن مینار پر اذان دینے کے لیے چڑھا ہمسائے کی چھت پر نظر پڑی تو ایک خوبصورت نصرانی لڑکی نظر آئی، سوچا کہ نئے کرائے دار معلوم ہوتے ہیں، اذان کے بعد تعارف کروں گا اور اذان دے کر ہمسائے کے دروازے پر پہنچا دستک دینے پر لڑکی کے والد سے ملاقات ہوئی دوران گفتگو پتہ چلا کہ لڑکی کنواری ہیں۔ مؤذن نے کہا کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ لڑکی والد نے کہا کہ ہمارا مذہب قبول کر لو ہم شادی کر دیں گے اس مؤذن پر شہوت کا ایسا بھوت سوار تھا کہ اس نے ہاں کر دی۔ لڑکی کے والد نے کہا آپ اوپر چھت پر آئیں اور ہم بیٹھ کر تفصیل سے بات کرتے ہیں، مؤذن سیڑھیاں چڑھنے لگا کہ درمیان میں پاؤں پھسلا تو یہ گردن کے بل گرا اور جان نکل گئی۔

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بقول شاعر:

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

حرمتِ مصاہرت کے چند اہم اور ضروری مسائل

حرمت مصاہرت کے معنی: حرمت کا معنی ہے حرام ہونا اور مصاہرت کا معنی ہے سسرالی رشتے کا قائم ہونا۔ مطلب یہ ہوا کہ سسرالی رشتے کی وجہ سے جو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتے ہیں (جو کہ پہلے حلال تھے)۔ اس کی بہت سی صورتیں ہوتی ہیں، جن میں سے اسی ۸۰ فیصد باریک صورتیں ہوتی ہیں، جن سے عوام بلکہ اکثر خواص بھی ناواقف ہیں اور اسی حرمت مصاہرت کی وجہ بہت سے لوگ گناہ کبیرہ میں مبتلا ہیں۔

حرمت مصاہرت کے چار طبقات:

وہ عورتیں جن سے مصاہرت (سسرالی رشتہ) کی وجہ سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے ان کے کل چار طبقات ہیں

پہلا طبقہ: صرف نکاح سے بیوی کی ماں، دادی، نانی وغیرہ حرام ہو جاتی ہیں، اس سے کبھی بھی کسی صورت میں نکاح حلال نہیں ہو سکتا، ان کو فقہاء کی اصطلاح میں اصول الزوجۃ کہا جاتا ہے۔

دوسرا طبقہ: بیوی کی بیٹیاں اور اس کی اولاد کی بیٹیاں وغیرہ، لیکن یہاں شرط یہ ہے کہ بیوی سے مجامعت کی ہو یا بوس و کنار یہ ضروری نہیں ہے کہ بیوی کی دوسرے خاوند سے بیٹیاں اس شوہر کے زیر پرورش بھی ہوں، ان کو فقہاء کی اصطلاح میں فروع الزوجۃ کہا جاتا ہے ان سے بھی اگر مذکورہ بالا شرط پائی جائے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے

تیسرا طبقہ: جس کو فقہاء کی اصطلاح میں اصول الزوجۃ کہا جاتا ہے، اس میں وہ عورتیں داخل ہیں جو باپ دادا نانا کے نکاح میں آئیں، اگرچہ مجامعت نہ کی ہو ان سے بھی اس کا کسی صورت میں نکاح نہیں ہو سکتا۔

چوتھا طبقہ: جس کو فروع الزوجۃ کہا جاتا ہے، اس میں بیٹے، پوتے اور نواسے کی بیویاں داخل ہیں، جو صرف نکاح کرنے سے ہی اس سسر پر حرام ہو جاتی ہیں اگرچہ بیٹے یا پوتے یا نواسے وغیرہ نے ابھی تک مجامعت نہ بھی کی ہو۔

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

خلاصہ ،ماں ،ساس ،بیٹی اور بہو ان چار سے جس طرح ہمیشہ کے لیے نکاح حرام رہتا ہے ،اسی طرح انھی چار میں سے کسی ایک کو بری نیت (شہوت) سے ہاتھ لگادیا تو کسی نہ کسی کا نکاح ہمیشہ کے لیے ختم ہوجائے گا۔اس کی بھی چار صورتیں ترتیب وار پیش کی جاتی ہیں:

(۱)اگر خدا نخواستہ اپنی ماں کو بری نیت سے ہاتھ لگ گیا،اگرچہ بلا قصد ہی ہو تو باپ کا نکاح ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جائے گا،کیونکہ کسی عورت کو شہوت سے ہاتھ لگنے سے اس کے اصول و فروع اس شخص پر حرام ہوجاتے ہیں،وہ ایک قسم کی بیوی بن جاتی ہے (اگرچہ دوبارہ شہوت سے ہاتھ لگانا حرام ہی رہتا ہے) لہٰذا جب ماں کو خدا نخواستہ اس طرح ہاتھ لگ گیا،اگرچہ لگے ہوئے ہاتھ میں اس وقت شہوت آگئی،پھر بھی باپ کا نکاح ہمیشہ کے لیے ختم ہوجاتا ہے۔

(۲)اس طرح اپنی ساس کو بہ شہوت ہاتھ لگ گیا،اگرچہ گلاس وغیرہ کوئی چیز پکڑاتے وقت بغیر ارادے کے حرارت اور شہوت محسوس ہوئی تو چونکہ وہ ساس اب ایک طرح کی بیوی بن گئی اور یہ بیوی جو ساس کی بیٹی ہے،اپنی بیوی کی ایک لحاظ سے بیٹی بن گئی اور اپنی بیٹی سے نکاح ہو نہیں سکتا،اس لیے اپنی ساس کو بہ شہوت ہاتھ لگنے سے اپنی بیوی ہمیشہ کے لیے حرام ہوجاتی ہے۔(اہل اسلام کو بیدار ہوجانا چاہیے)

(۳)اپنی بیٹی کو اگر خدا نخواستہ بہ شہوت ہاتھ لگ گیا،اگرچہ بالکل ارادہ نہ تھا اور نیند میں ایسا ہو گیا تو بھی بیوی ہمیشہ کے لیے حرام ہوجاتی ہے۔(اہل اسلام ان مسائل پر بالخصوص غور فرمائیں)

(۴)اگر کسی آدمی نے اپنی بہو (یعنی بیٹے کی بیوی) کو شہوت سے ہاتھ لگادیا،تو یہ عورت اپنے شوہر (یعنی اس کے بیٹے) پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوجائے گی(اس لیے بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے)

زنا سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے:

مثلاً:زید نے ہندہ سے خدا نخواستہ زنا کرلیا تو زید ہندہ کی ماں یا بیٹی سے کبھی شادی نہیں کر سکتا،اور نہ ہی ہندہ زید کے باپ یا بیٹے سے شادی کر سکتی ہے۔(کتاب المیزان للشعرانی ص،۱ جلد نمبر ۲)

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پہلی دلیل حدیث: حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں زمانہ جاہلیت میں ایک عورت سے زنا کر بیٹھا ہوں، کیا اب میں اس (مزنیہ) کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہوں یا نہیں؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی اجازت نہ دی (الفقہ الاسلامی وادلتہ الجزء الرابع ۱۳۵)

عقلی دلیل: زنا بچہ پیدا ہونے کا سبب ہے، جس طرح اصلی نکاح سے بچہ پیدا ہوتا ہے، اسی طرح زنا بھی بچہ کا سبب ہے، لہٰذا جس طرح نکاح سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح زنا سے بھی ثابت ہوتی ہے۔

حرمت کے مسائل و جزئیات: (۱) اگر کسی نے زنا کیا تو اس عورت کی ماں ہمیشہ کے لیے زانی پر حرام ہو جائے گی (اسی طرح اس کی نانی وغیرہ) اور اس عورت کی بیٹی اور نواسی وغیرہ بھی حرام ہو جائے گی۔ اس طرح یہ عورت جس سے زنا کیا ہے، اس زانی کے آباء واجداد وغیرہ پر اور اس زانی کے بیٹے اور پوتوں وغیرہ پر بھی ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی، یعنی زانی و مزنیہ دونوں کے اصول و فروع حرام ہو جائیں گے۔

(۲) جس طرح حرمت مصاہرت مجامعت کرنے سے ثابت ہو جاتی ہے، اسی طرح بوسہ لینے سے اور شہوت سے ہاتھ (یا پاؤں وغیرہ) لگانے سے اور عورت کی شرمگاہ (کے اندرونی حصہ (پر شہوت نظر کرنے سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے (عالمگیری کتاب النکاح باب سوم محرمات بحوالہ ذخیرہ) کیونکہ حدیث شریف میں ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھا تو اس عورت کی ماں یا بیٹی سے کبھی نکاح نہیں کر سکتا (عینی ج۲۰ ص۱۰۳) صرف شہوت سے ہاتھ لگانے یا صرف بوسہ لینے سے حرمت مصاہرت، اس لیے ثابت ہوتی ہے کہ یہ چیزیں وطی ہی کی طرف لے جانے والی حرکات ہیں اس لیے ان کا وہی حکم ہوگا، جو وطی کر لینے کا ہے یہ حرکات دواعی زنا کہلاتی ہیں

(فیض الباری ج۴ ص۲۸۰، الفقہ الاسلامی وادلتہ ج۷ ص۱۳۴)

(۳) جو شخص بہ شہوت اپنا ہاتھ بغیر کپڑے کے کسی عورت کا لگائے تو وہ بھی بوسہ لینے کے حکم میں ہے، یعنی اس سے حرمت مذکورہ ثابت ہو جاتی ہے، اسی طرح معانقہ (شہوت سے) کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان)

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۴) کسی عورت سے مساس کرنے (چھونے) سے جو حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے وہ چھونا عام ہے، خواہ قصداً و ارادۃً چھوا ہو یا بھول کر یا کسی کے مجبور کرنے سے یا غلطی سے ہاتھ وغیرہ لگ گیا ہو (شہوت سے) ان میں کچھ فرق نہیں۔ (فتح القدیر)

(۵) حتیٰ کہ اگر سوتے ہوئے نیند میں شہوت سے کسی عورت پر ہاتھ لگ گیا تب بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ (معراج الدرایہ)

(۶) اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو مجامعت کے لیے رات کو جگایا، مگر اس کا ہاتھ اچانک اس بیوی سے اپنی بیٹی پر جا پڑا اس کے بدن کو اپنی انگلی سے پکڑا کر اس خیال سے چھوا کہ یہ میری بیوی ہے (اس بچی کی ماں) حالانکہ وہ لڑکی اتنی تھی کہ قابل توجہ بھی نہ تھی، یعنی ۹ سال یا اس سے بڑی تھی (اگرچہ ایسا عموماً غلطی سے ہوتا ہے) تو اب اس مرد کی یہ بیوی ہمیشہ کے لیے اس مرد پر حرام ہو گئی۔ (فتح القدیر)

(۷) چھونے سے مراد بغیر کپڑے کے چھونا ہے یا بہت باریک کپڑے سے کہ جس میں حرارت محسوس ہوتی ہے، اگر موٹے کپڑے یا کسی اور حائل کے ذریعے ہاتھ وغیرہ لگایا تو حرمت ثابت نہ ہوگی۔ (عالمگیریہ بحوالہ ذخیرہ)

(۸) حرمت مصاہرت کے ثابت ہونے کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ دیر تک چھوتا رہے (یعنی کچھ دیر تک ہاتھ لگا رہے گا تو حرمت ثابت ہوگی ورنہ نہیں) یہ بات نہیں ہے بلکہ ایک لمحہ بھی شہوت سے ہاتھ وغیرہ لگ گیا تو حرمت مذکور ثابت ہو جاتی ہے (ذخیرہ)

(۹) اگر مرد نے اپنی عورت کی طرف شہوت سے ہاتھ دراز کیا اور اچانک اس کا ہاتھ اس کی اپنی بیٹی کی ناک پر جا پڑا کہ اس کی شہوت بڑھ گئی تو اس مرد پر اس کی اپنی بیوی ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے گی اگرچہ اس نے اسی وقت اپنا ہاتھ ہٹا لیا ہو (ذخیرہ) مگر یہ شرط ضرور ہے کہ وہ بچی مشتہات ہو، یعنی مرد کو اس کی طرف رغبت ہو سکتی ہو۔ (تبیین)

اس طرح اگر خدانخواستہ اپنی بہو بیٹے کی بیوی کو بہ شہوت ہاتھ لگ گیا اگرچہ غیر ارادی طور پر لگا تو بیٹے کا نکاح ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔ (اب تو اس مسئلہ کے متعلق آنکھیں کھل جانی چاہیے)

Scanned with CamScanner

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نوٹ: شہوت کے معنی نوٹ فرمائیں، شہوت کے معنی یہ ہیں کہ مرد کا آلہ تناسل حرکت کر رہا ہو فتوی کی کتاب شامی میں صاف صاف لکھا ہے کہ حرکت ہو رہی ہو یا حرکت پہلے سے ہو رہی ہو اب ہاتھ لگنے سے وہ حرکت بڑھ جائے، پھر شامی میں یہ بھی لکھا ہے کہ درمیان میں کپڑا نہ ہو اور اگر ہو تو بدن کی گرمی ہاتھ کو محسوس ہو، ورنہ حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

(۱۰) جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا اور پھر توبہ بھی کر لی وہ عورت باپ کے لیے کبھی بھی حلال نہ ہوگی، اور اس عورت کی ماں اور بیٹی اس زانی کے لیے بھی ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی۔ (فتاوی دارالعلوم ج ۷ ص ۳۴۷ عالمگیریہ)

(۱۱) اگر ساس داماد کا بوسہ لے (اور اس میں کسی طرف شہوت پائی جائے) تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی اور داماد بیٹی میں ہمیشہ کے لیے تفریق ہو جائے گی۔ (فتاوی دارالعلوم ج ۷ ص ۳۸۶)

اسی طرح اگر داماد کا ساس پر اگرچہ غیر ارادی طور پر ہاتھ لگ گیا اور اس وقت شہوت بھی آ گئی (گو ذرا سی حرارت محسوس ہوئی) تو بھی اپنی بیوی اُس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو گئی۔ (فتاوی دارالعلوم ج ۷ ص ۶۸۱)

حرمت مصاہرت ثابت ہونے کی عمر: نو سال عمر سے بچی مشتہات بن جاتی ہے، اس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔ مذکورہ حکم صرف صغیرہ میں ہے، کبیرہ عورت اگر بہت بوڑھی ہو جائے کہ مشتہات کی حد سے باہر ہو جائے تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت ہوگی، اس لیے کہ وہ حرمت میں داخل ہو چکی ہے (تبیین)

لڑکے کی عمر: ایسا لڑکا، جس کے مثل مجامعت کرنے کے لائق ہو، وہ ہر ایسا لڑکا ہوتا ہے، جو وطی کرلے اور اس کو شہوت ہو اور عورتیں اس سے حیا کریں۔ (فتاوی قاضی خان)

حرمتِ مصاہرت کے اہم مسائل کا خلاصہ:

اپنی ماں یا بیٹی یا ساس یا بہو کو مذکورہ بالا شرائط کی مطابق ذرا سا بھی شہوت سے ہاتھ لگ گیا تو کسی نہ کسی کا نکاح ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ماں کو لگنے کی صورت میں ماں کا نکاح اور بیٹی یا ساس کو لگنے کی صورت میں اپنا نکاح اور بہو کو لگنے کی وجہ سے بیٹے کا نکاح ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہوش و حواس قائم رکھ کر احتیاط برتنی چاہیے۔ (خزینۃ العلم)

Scanned with CamScanner